اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ نمبر

دسمبر 1977 / جنوری 1978ء

نبوت 1356 / صلح 1357 ہش

12 1977 | 1 1978

— ایڈیٹر —

نورالدین منیر

HAZRAT
HAFIZ MIRZA NASIR AHMAD
Digitized by Khilafat Library Rabwah
KHALIFATUL MASIH III

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

فتح ۱۳۵۶ ہش
صلح ۱۳۵۷ ہش
دسمبر ۱۹۷۷ء
جنوری ۱۹۷۸ء

سالنامہ

مدیر اعلیٰ

نورالدین منیر ایم اے

ادارۂ تحریر

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر

بدلِ اشتراک

پاکستان۔ پانچ روپے

سالنامہ۔ دو روپے

ترتیب

تحریکِ جدید کا سالنامہ	ص ۲
اپنی جماعت کے لئے بعض نصائح	ص ۵
ایک حسین معاشرہ کا قیام	ص ۷
ہالینڈ میں تبلیغ اسلام	ص ۹
کسر صلیب کے چند مشاہدات	ص ۱۸
مشرقی افریقہ میں اسلام کی پیشقدمی	ص ۲۶
تبلیغی جہاد	ص ۳۵
بعض تبلیغی یادوں کے چراغ	ص ۴۲
نائیجیریا میں احمدیت کا نفوذ اور تدریجی ترقی۔	ص ۴۸
نظمیں	ص ۵۲

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

پرنٹر:۔ سید عبدالحئی

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی دسویں تاریخ

فون نمبر:۔ ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶۷۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۳/۱۴ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۲/۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح :- ۱۳۵۶ ہش
صلح :- ۱۳۵۷ ہش
دسمبر :- ۱۹۷۷ء
جنوری :- ۱۹۷۸ء

نورالدین منیر ایم۔اے

تحریکِ جدید کا سالنامہ

تحریک جدید کا سالنامہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ اس کی ترتیب میں بھی رسالہ کی بنیادی پالیسی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ احباب کو اس تبلیغی جہاد کی مہم سے متعارف کرایا جائے جو جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں جاری کر رکھی ہے اور جس کے نتیجہ میں اسلام کی حیات تازہ اور اس کے عالمگیر غلبہ کے آثار ہر سمت نمایاں ہیں۔

تبلیغی جہاد کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے زمانہ میں انگلستان میں سب سے پہلا مشن قائم ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے مبارک دور میں یہ سکیم پوری شان سے پروان چڑھی اور آپ کی اولوالعزمی کے طفیل احمدی مجاہد دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل گئے۔ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں یہ کارواں بڑی تیزی سے رواں دواں ہے اور ہر خطۂ ارض میں دین کا نفوذ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ اس مہم میں بعض خوش نصیب مبلغین کو بیس بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ خدمتِ اسلام بجالانے

کا موقعہ ملا ہے۔ مخالفت کے طوفانوں کا کامیاب مقابلہ کرتے ہوئے کبھی انہوں نے افریقہ میں عیسائیت کو شکست دی اور کبھی امریکہ میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ اس جنگ میں انہیں دیگر مذاہب کے نمائندوں سے عموماً اور عیسائیت کے نمائندوں سے خصوصاً نبرد آزما ہونا پڑا۔ جہاں بھی وہ گئے وہاں انہوں نے دورِ حاضر کے مختلف نظریات کے مقابل پر اسلامی نظریات کی برتری ثابت کی۔ انہیں مختلف قسم کے ماحول میں مناسب ذرائع تبلیغ سے کام لینے کا موقعہ ملا اور ایسے عوامل ان کے تجربہ میں آئے۔ جو اسلام کی کامیابی کے لئے نہایت مؤثر ہیں۔ الغرض اس مہم میں انہوں نے تائیداتِ الٰہی کے شاندار نظارے دیکھے اور صدیوں کی زبوں حالی کے بعد اسلام کے غلبہ کے آثار مشاہدہ کئے۔

ایسے مجاہدین کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ میدان تبلیغ میں اپنے تجربات سالنامہ کے لئے پیش کریں۔ ہمیں خوشی ہے کہ مجاہدین نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے ہماری درخواست کو قبول فرمایا۔ اس ضمن میں محترم مولوی محمد صدیق صاحب سابق مبلغ افریقہ و جزائر فجی دلی دعا کے مستحق ہیں کہ انہوں نے باوجود بیمار اور صاحب فراش ہونے کے مضمون کے علاوہ ایک نظم بھی عطا کی۔ مولوی صاحب نے مختلف ممالک میں تیس سال سے بھی زیادہ عرصہ فریضہ تبلیغ انجام دیا ہے۔ اسی طرح محترم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل (ہالینڈ) محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔ محترم مولوی عبدالکریم صاحب شرما۔ محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب۔ محترم مولوی محمد اجمل صاحب (حال لیگوس)۔

محترم میجر عبدالحمید صاحب اور محترم بشیر رفیق خان صاحب (حال لنڈن) نے بھی اپنے قابل قدر مضامین سے رسالہ کو نوازا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آخر الذکر دونوں مبلغین کے مضامین انگریزی سیکشن میں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ضمن میں جملہ مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے تجربات سے رسالہ کو نوازتے رہیں۔ درحقیقت مجاہدین پر قوم کا حق ہے کہ وہ اسے حق و باطل کی جنگ میں اپنی سوچ، اپنے کردار اور تجربات اور اپنے مجموعی تاثرات سے روشناس کروائیں۔

سالنامہ کی ابتداء تبرکاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس سے کی گئی ہے جس میں حضرت اقدس نے جماعت کو اپنی تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اصل کام تو یہی ہے کہ ہر احمدی اپنے عمل کو اسلام کے مطابق بنائے۔ ورنہ محض قیل و قال سے نہ اسے خود کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ باقی دنیا کو۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد ہے جس میں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جماعت کے ذریعہ دنیا میں ایک حسین معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے

اور جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ صحابہؓ کے نمونہ پر چل کر دنیا میں حقیقی جنّت بسائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طویل نظم "تبلیغ عام" میں سے چند شعر اور حضرت مصلح موعودؓ کی ایک چھوٹی سی نظم نظموں کی زینت ہیں اس نظم کا عنوان ہے "حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفٰے ہو"۔ درحقیقت ہر احمدی کا یہی مقصد ہے۔ حضور نے ان پانچ اشعار میں احمدیت کے مقصد اور اس کے حصول میں خوش دلی سے ہر کٹھن سے کٹھن قربانی دینے کے لئے تیار رہنے کی طرف جماعت کو بڑے پیارے انداز میں توجہ دلائی ہے۔ خدا تعالےٰ ہر احمدی کو یہ جذبات اپنانے کی توفیق عنایت فرمائے ــــ باقی نظمیں بھی قارئین کے جانے پہچانے اور دل پسند لکھنے والوں کی ہیں۔ یعنی جناب قیس مینائی۔ جناب آفتاب احمد بسمل۔ جناب حسن اسماعیل جناب عبدالمنّان ناہید۔ جناب محمد شفیع اشرف۔ جناب عبدالکریم قدسی۔ جناب عبدالرشید شیدا۔ جناب محمد صدیق امرت سری۔ جناب فیضؔ چنگوی۔ اور جناب عبدالرشید تبسم۔ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

آخر میں اللہ تعالےٰ سے التجا ہے۔ کہ وہ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ اور اس کے ذریعہ قارئین کے دلوں میں اسلام کے احیاء کے لئے سچی تڑپ پیدا کر دے۔ آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ جو دسمبر کے آخری دنوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے بڑی نرالی شان رکھتا ہے۔ اس جلسہ میں حسب سابق احمدی احباب کیا مرد اور کیا مستورات اور کیا بچے بڑی کثرت سے شامل ہوں گے۔ گویا احمدیت اور اسلام کے شیدائیوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوگا۔ جو کئی روز تک ربوہ کے میدانوں اور گلی کوچوں میں موجزن رہے گا۔ یہ سب احباب جو پاکستان کے علاوہ امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ اور جزائر کے دور دراز علاقوں سے ربوہ کی جانب کھنچے چلے آئیں گے۔ کسی دنیوی منفعت کے لئے نہیں بلکہ محض للہ دینی فوائد حاصل کرنے کے لئے آئیں گے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اللہ تعالےٰ کے حضور اسلام کی کامیابی کے لئے التجائیں کرنے کے لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے

(باقی دیکھیں بر صفحہ ۵)

اپنی جماعت کیلئے بعض نصائح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔ وہ مشرک ہے قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی قوت سے بجا لاؤ۔ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو۔ کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ۔ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام پر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دُنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے۔ اور ایک صریح انقلاب نمودار

ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو۔ اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اسی سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردّی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں۔ اور بڑی محنت سے ان میں ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳، ۶۴)

حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفٰےؐ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ)

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
مٹ جاؤں میں تو اسکی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
سینہ میں جوشِ غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پہ ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفٰےؐ ہو
محمودؔ عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو رُوح میری سجدہ میں سامنے خدا ہو

ایک حسین معاشرہ کا قیام

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ نے ایک حسین معاشرہ پیدا کرنا چاہا ہے پہلے زمانہ میں اس نے پیدا کیا ہے۔ اس زمانہ میں بھی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دنیا بہک گئی ہے۔ جن کے حقوق ہیں ان کو پتہ نہیں کہ ہمارے کیا حقوق ہیں آپ نے ان کو ان کے حقوق بھی بتانے ہیں اور حقوق دینے بھی ہیں اور دلانے بھی ہیں۔ بڑی ذمہ داری ہے آپ پر۔

ایک زمیندار چلچلاتی دھوپ میں سارا دن کھیتوں میں جا کر کام کرتا ہے۔ اور شام کو وہ گھر آ کر لیٹتا ہے تو اس کو پانی کا ایک گلاس یا لسی مل جاتی ہے اگر وہ مسلمان ہے تو الحمد للہ کہہ کر اسے پیتا ہے اور اس کو غریبانہ سا کھانا ملتا ہے۔ یہ ساری محنت وہ خوشی سے کرتا ہے اور اس کو تسکین قلب حاصل ہوتی ہے۔ کہ میں اور میرے بچے بھوکے نہیں رہیں گے۔ عزت کی روٹی انہیں مل جائے گی خواہ وہ کتنی غریبانہ کیوں نہ ہو۔ لیکن ہمیں تو خدا نے غریبانہ روٹی کا وعدہ نہیں دیا۔ بلکہ جنتوں کا وعدہ دیا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی اور جنت بھی وہ کہ جو تم مانگو گے وہ تمہیں مل جائے گا بڑی عظیم بشارتیں ہیں اور بڑے عظیم وعدے ہیں۔ جو بڑے عظیم مجاہدات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بڑی عظیم قربانیاں چاہتے ہیں۔ دروازے کھلے ہیں آگے بڑھکر ان کے اندر داخل ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ جو جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے جس رنگ کی جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے صحابہ کا جو نمونہ پیدا کرنا چاہتا ہے اگر ویسا نمونہ نہیں دکھاؤ گے تو ایک اور قوم آجائے گی خدا نے جو اعلان کیا ہے وہ تو بہر حال پورا ہوگا۔ اسی واسطے میں نے کہا تھا کہ یہ اجتماعی وعدہ ہے انفرادی وعدہ نہیں۔ افراد تو ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔ تھک جاتے ہیں۔ اور ماندہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جن کے پاؤں کمزور ہیں۔ لاتیں کمزور ہیں وہ میرے ساتھ نہ چلیں۔ میں تو بہت تیز چلنے والا ہوں۔ لیکن اکثر خدا تعالیٰ کے انعام کو حاصل کرتے ہیں اور تکلیف کے زمانہ میں اس سے تسلی پاتے ہیں۔

وہ قوم جو ۱۳ سو سال کی تکالیف کے زمانہ میں مسکراتے ہوئے دن گذار گئی۔ اس میں ایک عظیم نشان ہے

اگر کوئی آنکھ دیکھنے والی ہو۔ سوچنے والوں نے سوچا۔ مجھے بڑے بڑے سیاستدانوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ یہ کیا ہوگیا اور یہ کس مٹی کی بنی ہوئی جماعت ہے ان کو اتنے دکھ پہنچائے گئے لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹیں نہیں چھینی گئیں۔ یہ درست ہے لیکن اس سے بھی آگے بڑھنا ہے۔ ہر مقام کے بعد ایک دوسرا مقام ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نئے غیر محدود جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس نے ہمارے لئے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھولے ہیں۔ کسی جگہ ٹھہرنا نہیں۔ جہاں ٹھہرے وہاں مارے گئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ جماعت مسیح موعودؑ کے ہر فرد کو واقعہ میں اور سچے طور پر اور حقیقی معنی میں صحابہؓ جیسا بنا دے اور خدا تعالیٰ نے جو بشارتیں دی ہیں جو وعدے دیئے ہیں ہماری غفلتوں کے نتیجہ میں وہ کسی اور کی زندگی میں پورے نہ ہوں بلکہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے انعامات کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(الفضل مورخہ یکم دسمبر ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴ - ہمارا جلسہ سالانہ

کے لئے۔ نیز اسلامی تعلیمات پر مشتمل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور علمائے سلسلہ کے قیمتی کلمات سے اپنی جھولیاں بھرنے کیلئے اور ان مہمات میں شمولیت کے لئے جو تبلیغ اسلام کیلئے دنیا بھر میں خلافت کے زیر انتظام جاری کیگئی ہیں۔

یہ جلسہ ہمیں ہر سال حضرت مسیح موعود مہدی معہود کی صداقت کے نشان پیش کرتا ہے۔ حضرت اقدس نے جو کچھ فرمایا تھا وہ ہمیں اس جلسہ میں پورا ہوتے نظر آتا ہے۔ جس سے ہمارا ایمان بڑھتا ہے اور ہماری روح زندگی پاتی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا تھا کہ

"یہ جلسہ کوئی معمولی انسانی جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

اس جلسہ میں ہم اپنی آنکھوں سے ان قوموں کے نمائندے دیکھتے ہیں، جو اسلام کی سربلندی کے لئے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں آملی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو جلسہ سالانہ کی برکات سے متمتع فرمائے اور انہیں اپنے دل میں اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں پیش کرتے چلے جانے میں عزم صمیم تازہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

از مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل انچارج مبلغ ہالینڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیسویں صدی عیسوی میں اہل ہالینڈ اور اسلام کے تعلقات میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس زمانہ میں ان کے آپس کے تعلقات ایسے قریبی رنگ میں استوار ہوئے کہ اس سے قبل کبھی بھی ایسے نہ ہوئے تھے۔ پہلے تو یہ دستور تھا کہ مغربی دنیا اپنے مبلغ اور مشنری مشرقی ممالک کو بھجوا رہی تھی۔ تاکہ وہاں جا کر لوگوں کو عیسائیت میں داخل کریں۔ لیکن اب اس کے برعکس مشرق اپنے مبلغین کو مغربی دنیا میں بھجوانے لگا۔ تاکہ وہ یہاں پر لوگوں کو اسلام سے متعارف کرائیں۔ گو اس قسم کی کوشش شروع میں بہت چھوٹے پیمانے پر تھی تاہم ہالینڈ کی تاریخ میں ایک جدید رجحان کا پیش خیمہ تھی۔ یہ کوششیں جنگِ عظیم اوّل و ثانی کے درمیان بعض مشکلات کی بناء پر جاری نہ رکھی جا سکیں مگر جنگِ عظیم ثانی کے معاً بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس نے اپنے مبلغین کو یورپ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے بھجوانا شروع کر دیا اور اس طرح یورپ میں کئی مقامات پر تبلیغ اسلام کے مراکز نظر آنے لگے۔

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا پہلا مرکز:۔

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا باقاعدہ مرکز پہلی بار ۲ر جولائی ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا۔ یہ مشن ہالینڈ کے خوبصورت اور بین الاقوامی اہمیت کے شہر ہیگ میں قائم کیا گیا۔

تبلیغ اسلام کا مرکز قائم ہونے کی خبر یہاں کے اخبارات میں پھیل گئی۔ بہت سے روزناموں اور ہفتہ وار اخبارات نے اس خبر کا نوٹس لیا اور اس امر پر تعجب اور حیرت کا اظہار کیا کہ اب مشرق اپنے مبلغ مغرب میں بھیجنے لگا ہے کہ اسلام کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ مذہبی اخبارات نے تو اس واقعہ پر بڑے دکھ کا اظہار کیا اور لوگوں کے جذبات کو اس امر پر ابھارا کہ مبلغین اسلام کی باتیں نہ سنیں اور نہ لٹریچر پڑھیں۔ مگر "لوگوں کے بغضوں سے اور کمینوں سے کیا ہوتا ہے" وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے" اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے وعدہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے عین مطابق تبلیغ اسلام کے لئے ہالینڈ میں آہستہ آہستہ سازگار حالات پیدا ہونے لگے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین اللہ تعالیٰ کے فرمان اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ

الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کے قولِ ربّانی پر عمل کرتے ہوئے اپنی ساری مشکلات بلحاظ وطن سے بے وطن۔ مالی وسائل کی کمی اور زبان سے لاعلمی کے باوجود پورے یقین اور محکم ایمان کے ساتھ تبلیغ اسلام کی کوششوں میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ہمارے مبلغین کو جب کبھی یہاں کے کٹڑ عیسائی حلقہ کے لوگ اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے دیکھتے تو تمسخر کرتے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ صفر ہوگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی منشاء سے بالکل نابلد تھے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے ہاتھوں سے اہل ہالینڈ کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے والا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں میں سے دوسرے لوگ پیدا کر دیئے جو مبلغین اسلام کی کوششوں کو خوش آمدید کہنے لگ گئے اور ان کے نمونہ کو عیسائیوں کے لئے قابل تقلید قرار دینے لگے۔

تھوڑے ہی عرصہ میں چرچ کے حلقوں کے اخبارات کی مخالفت کے باوجود سعید روحیں اسلام کی طرف کھچی چلی آنے لگیں۔ اور لوگ جماعت احمدیہ کے تبشیر اسلام کے کام کو عزت کی نظر سے دیکھنے لگے نیز مشن کی طرف سے منعقد کردہ جلسوں اور پروگراموں میں شامل ہونے کیلئے آنے لگے۔

۱۹۶۳ء کے ایام تھے کہ ایک بار ہم نے مشن کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع کرکے ہیگ شہر میں لوگوں کے گھروں میں لیٹر بکسوں میں ڈالا۔ اس اشتہار میں قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق آیت شریفہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ الخ کی روشنی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حادثہ صلیب سے بچ نکلنے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان انکشاف کے مطابق حضرت مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت اور سری نگر میں قبرِ مسیح کی موجودگی پر دلائل دیئے گئے تھے اور تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی تھی۔ اب اتفاق ایسا ہوا کہ شہر کے جس حصہ میں ہم نے اشتہار ڈالا تھا وہاں پر ہی کیتھولک عیسائیوں کے ایک بااثر اخبار کے چیف ایڈیٹر بھی رہتے تھے۔ انہوں نے جب ہمارا اشتہار پڑھا تو انہیں سخت غصہ آیا۔ اور دوسرے روز ہی انہوں نے اپنے اخبار میں ایک نوٹ تحریر کیا اور لکھا:۔

"یہ کون لوگ ہیں اور یہاں کیا کرنے آئے ہیں اور انہیں یہاں آنے کی کس نے اجازت دی ہے؟"

چیف ایڈیٹر صاحب کے اس نوٹ کو جب ہالینڈ کے مستشرقین نے پڑھا تو ان میں سے ایک مشہور مستشرق جناب ڈاکٹر فان لیوون (Dr. A. TH. VAN LEEUWEN) نے اپنے ایک پمفلٹ "عیسائیت اور اسلام" میں ایک مضمون سپردِ قلم کیا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تبشیر اسلام پر مساعی پر روشنی ڈالی اور لکھا کہ یہ جماعت

بلاشبہ اینٹی عیسائیت ہے اور مسلمانوں میں سب سے
زیادہ منظم رنگ میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے اور
اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کرتی ہے جس سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام وسیع القلبی اور رواداری
سے بھرپور ہے۔ اور جدید دور کے لوگوں کیلئے
قابل قبول ہے۔ نیز لکھا کہ اگر ہیگ شہر میں جماعت
احمدیہ کی تیار کردہ مسجد میں ان سے جا کر بات کریں
یا ان کا لٹریچر مطالعہ کریں۔ تو ایسا لگتا ہے کہ
(حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک عظیم الشان
انسان۔ بہت بڑے روحانی لیڈر اور علمی شخصیت
کے مالک تھے۔ اور کہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب
ہے جو روحانی علوم اور دیگر علم و حکمت سے پُر
ہے۔ بعد ازاں آپ نے کیتھولک اخبار کے چیف
ایڈیٹر صاحب کے مضمون کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"ہمارے ملک کے چرچوں کے اخبارات
میں سے ایک بڑے اخبار کے چیف
ایڈیٹر نے احمدیہ مسلم مشن کا ایک شمارہ
ملنے پر جو اس کے گھر کے لیٹر بکس میں
ڈالا گیا تھا بڑے غیظ و غضب کا
اظہار کیا ہے۔ اس مضمون سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب تک
یہی سمجھے بیٹھے ہیں کہ اسلام کا نام عرف
بحیرہ روم کے اس پار افریقہ یا مشرق
بعید یعنی انڈونیشیا جو کبھی ڈچ مقبوضہ
تھا ہی میں لیا جاتا ہے۔ اور یہ امر
ان کے لئے حیرت اور اچنبھے کا موجب
ہے کہ وہ اسلام اب یورپ میں بھی
اپنی سرگرمیاں دکھانے لگا ہے بلکہ
اب تو ان کے گھر تک آن پہنچا ہے"

(HET CHRISTENDOM EM DE
ISLAM ORIËNTATIE REEK III
Digitized by Khilafat Library Rabwah
NIEUW PAGE 5-7)

سنہ ۱۹۶۶ء میں ہالینڈ کے ایک دوسرے مستشرق
پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن (DR. HOUBEN)
نے اسلام اور جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام کی
مساعی پر ایک مضمون لکھا اور اس میں جماعت
احمدیہ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے تحریر کیا:-

"جماعت احمدیہ اور مسجد ہیگ کو ہالینڈ میں
اسلام کا نمائندہ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا
اسلام کی جو تشریح ان کی طرف سے کی جاتی ہے۔
اسے ہم کسی صورت بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ اسلام
کا خدا تو ایک جابر و قاہر خدا ہے اس میں محبت شفقت
نہیں ہے"

نیز لکھا:-

"جماعت احمدیہ کی مسجد ہیگ سے جو پمفلٹ
کیا جاتا ہے کہ وہ بھی حضرت مسیح ناصری پر ایمان
رکھتے ہیں درست نہیں ہے کیونکہ ان کا مسیح پر
وہ ہرگز ایمان نہیں جو ہم عیسائیوں کا ہے"

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ ادھر ہمارے
خلاف یہ مضمون نکلا اور اُدھر اللہ تعالیٰ نے

اپنی سنت کے مطابق خود ہی ہمارے مخالفین اور ان کے عیسائی بھائیوں میں سے ہی ایک ایسے آدمی کو کھڑا کر دیا جس نے ہماری طرف سے اس کا منہ توڑ جواب لکھا۔ چنانچہ یہاں کے ایک کیتھولک اخبار ۶۵ — ۴۱ نے اپنے شمارہ مارچ ۱۹۶۶ء میں ایک مفصل مضمون ذیل کے عنوان سے شائع کیا۔

"جماعت احمدیہ عیسائی علماء کے لئے خوف و ہراس کا باعث ہے"

نیز لکھا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی تجدید و احیاء کی کوشش اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی قرآن کریم کے عین مطابق ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں یہ تصور پیش کرتی ہے کہ اسلام کا خدا اپنی مخلوق سے بہت ہی پیار اور محبت کرنے والا ہے جماعت احمدیہ اپنی اس تعلیم کے ذریعہ بین الاقوامی اخوت و برادری کی دعویدار ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس جماعت نے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے نصف ملین کے قریب لوگوں کے قلوب میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی روح پھونک دی ہے اور ان میں اس کی ایک سچی تڑپ پیدا کر دی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اس نے یہ نظریات عیسائیت یا مارکسزم (اشتراکیت) سے مستعار نہیں لئے۔ بلکہ حقیقی اسلام کے پیغام کے ایک طرف پرانے خیال کے مسلمانوں کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ تو دوسری طرف اپنے اس پیغام کے ذریعہ عیسائی دنیا اور دہریوں پر بھی اتمام حجت کر دی ہے۔"

اخبار نے مزید لکھا:-

"یہ بات درست ہے کہ جماعت احمدیہ ۵۵۰ ملین مسلمانوں میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر پروفیسر موصوف کا ایک چھوٹے فرقہ کے مقابل پر کٹر مسلمانوں کی اکثریت کے حق میں فیصلہ دینا کسی طرح بھی درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اسلام میں ان معنوں میں کٹر اور متحدہ اکثریت ہے۔ ہی نہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اسلام میں کیتھولک مذہب کی طرح کے اندھے عقائد سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اسلام کسی شخص کو اپنی تعلیمات پر حکم تسلیم کرتا ہے بلکہ اسلام کی تعلیم کا ایک ہی سرچشمہ ہے جو قرآن کریم ہے۔"

پھر مزید لکھتا ہے:-

"احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ہی ایک شکل ہے جو اسلام کی نمائندگی کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخاصمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن یہ مخالفت کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی اور کیتھولک ذہنیت کے مظہر نظر آتے ہیں۔ جو اختلافی خیالات رکھنے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔"

بعد ازاں اخبار مذکور اس بات کا جواب

دیتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ مسیح ناصری پر وہ ایمان نہیں رکھتی جو عیسائی رکھتے ہیں۔ مزید لکھتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ پر یہ اعتراض کرنا کہ وہ ظاہری طور پر تو حضرت مسیح پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتی ہے مگر بباطن ان پر ایمان نہیں رکھتی۔ بالکل لغو اور باطل بات ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ قرآنی تعلیمات کے عین مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور انہیں ایک ایسا نبی اللہ تسلیم کرتی ہے جس پر خدا تعالےٰ کا کلام نازل ہوا۔ اور وہ عیسائیت کے عقیدہ الوہیت مسیح سے اسی طرح پر انکار کرتی ہے جس طرح پر کہ قرآن کریم اس کا انکار کرتا ہے۔" ؎

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

لٹریچر

ابتداء میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ تیار کر کے تقسیم کئے جاتے رہے اور شہر بہ شہر ہال کرایہ پر لے کر جلسے کئے جاتے رہے۔ اسی طرح اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا۔ آہستہ آہستہ کچھ بڑی کتب کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ پہلی کتاب جو انگریزی سے ڈچ میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی وہ مولانا جلال الدین صاحب شمس کی کتاب "ISLAM" تھی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ایک دوسری کتاب شائع کی گئی جو اسلام کی بنیادی تعلیم پر مشتمل تھی۔ اس کے کچھ دیر بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر ایک مختصر کتاب طبع کر کے لوگوں میں تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد تو پھر کئی چھوٹی چھوٹی کتب اور پمفلٹ شائع کر کے لوگوں کو اسلام کے بارہ میں معلومات مہیا کی گئیں اور چھوٹے چھوٹے اشتہارات تو لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "الاسلام"

بعد میں لوگوں کے خطوط کا سلسلہ شروع ہو گیا فرداً فرداً جوابات تیار کر کے بھجوائے جاتے رہے لیکن ساتھ ہی ساتھ لوگوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے پیش نظر ایک رسالہ کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ چنانچہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپریل ۱۹۵۰ء میں ایک رسالہ جاری کیا گیا۔ جس کا نام "الاسلام" AL-ISLAM رکھا گیا۔ اس رسالہ میں لوگوں کے اسلام کے بارہ میں کئے گئے سوالات کا جواب چھپنے لگا۔ نیز اسلام کے مختلف موضوعات پر مضامین شائع کئے جانے لگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رسالہ سارے ہالینڈ میں اپنے مضامین کے لحاظ سے اور اسلام پر معلومات مہیا کرنے میں واحد رسالہ تھا۔ یہ رسالہ اس وقت تک باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اور لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہے۔ اس رسالہ میں جہاں عام اسلامی موضوعات پر مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مع دلائل

بھی شائع کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ خلافتِ احمدیہ کی نگرانی میں جو خدمتِ اسلام کا کام سرانجام پا رہا ہے اس کو بھی منظرِ عام پر لایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مخالف اسلام مضامین کا مدلل جواب دیا جاتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ رسالہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اسلام کے موضوع پر سارے ہالینڈ میں واحد رسالہ ہے۔ بلکہ اب ہالینڈ سے باہر بھی ڈچ زبان جاننے والے اسے منگوانے لگے ہیں۔ چنانچہ انگلستان۔ امریکہ۔ جرمنی۔ سعودی عرب۔ ٹیونس۔ ایران۔ ملیشیا۔ انڈونیشیا اور چین تک منگوایا جاتا ہے۔

مسجد کی تعمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پیارے امام کی روز و شب کی دعاؤں اور مبلغین کی حقیر سی مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے سعید روحوں کو اسلام کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا اور وہ ایک ایک کر کے اس مرکز کی طرف کھنچی چلی آنے لگیں۔ جو بحث و مباحثہ۔ گفتگو اور لمبے مطالعہ کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام و احمدیت ہونے لگیں۔ اس وقت پھر ایک ایسی جگہ کی ضرورت محسوس ہوئی جہاں یہ سب توحید کے پرستار اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین۔ سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰت و درود بھیج سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ سجدۂ نیاز ادا کر سکیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی راہنمائی میں مسجد کے لئے ہیگ میں باموقع زمین خریدی گئی جس پر مسجد کی عمارت ۱۹۵۵ء میں تعمیر ہوئی اور ۹ دسمبر ۱۹۵۵ء کو مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے اس کی افتتاحی تقریب کی سعادت پائی۔ اس موقعہ پر ہالینڈ کے جملہ اخبارات نے مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کی تصویر کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا۔

کچھ عرصہ بعد ہیگ شہر کے ایک کثیر الاشاعت اخبار "NIELLWE HAAGSE SCHE COURANT" نے اپنی اشاعت ۲۱ فروری ۱۹۵۹ء میں مسجد مبارک ہیگ میں لوگوں کے نماز پڑھتے ہوئے ہجوم کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:۔

"یہ تصویر مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے کراچی قاہرہ یا بغداد میں نہیں دکھا رہی۔ بلکہ یہ مسجد ہیگ شہر میں ہی موجود ہے۔ اور یہ تصویر اسکے افتتاح کے موقع پر لی گئی ہے۔"

ہیگ شہر کے سب سے بڑے اخبار HAAGSE COURANT نے مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو مسجد ہیگ میں عید الفطر کے موقعہ پر لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دکھایا اور لکھا:۔

"۱۹۵۵ء میں تعمیر کردہ اس مسجد کی مختصر سی تاریخ میں جس قدر مختلف ممالک کے لوگوں نے جمع ہو کر یہاں نمازِ عید ادا کی ہے ایسا یہاں پہلے

کبھی نہیں ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہیگ کی یہ مسجد جلد ہی مختلف قومیت رکھنے والے مسلمانوں کیلئے ایک مرکز کا کام دینے لگے گی۔"

ہالینڈ میں قرآن پاک کی اشاعت

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے احسان سے جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خداداد راہنمائی میں قرآنِ پاک کی یورپ میں اشاعت کا جو عظیم الشان منصوبہ شروع کیا تھا اس کا ہالینڈ پر بہت ہی خوشگوار اثر پڑا چنانچہ ہالینڈ مشن نے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن مجید کا ترجمہ تینوں زبانوں یعنی انگریزی جرمن اور ڈچ میں پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر دیا۔ ہالینڈ کے اخبارات میں اس کا پہلی بار ذکر مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو آیا۔ یہ قرآن مجید اپنی نوعیت کے لحاظ سے یورپ میں پہلا اور انوکھا تھا۔ کیونکہ اس میں نصف صفحہ پر قرآن کریم کی عربی عبارت دی گئی تھی اور اسکے مقابل نصف حصہ پر ہر آیت کے سامنے ڈچ زبان میں ترجمہ دیا گیا تھا۔ اور یہ ترجمہ یہاں کی بہت عمدہ اور سلیس زبان میں تیار ہوا تھا۔ پھر ساتھ ہی ساتھ قرآن مجید کی ضرورت۔ قرآن پاک کے محرف و مبدل ہونے سے ہر طرح محفوظ رہنے کے ثبوت اور دیگر کتب سماویہ کی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات کے اعلیٰ و اکمل ہونے پر ایک دیباچہ کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی تھی۔ جس سے اہل ہالینڈ کو خاص طور پر قرآن پاک کے مطالعہ کرنے میں بہت بڑی مدد ملی۔ ہالینڈ کے پروفیسر J. H. SMITS جو ایک چرچ میں پادری اور ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں نے احمدیہ مشن ہالینڈ میں ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اسے اسلام کی ایک بہت بڑی علمی خدمت قرار دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام کا طریق کار

مسجد اور مشن ہاؤس تیار ہو جانے پر مبلغین نے مختلف طریقوں سے اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ مسجد میں اجتماعات منعقد کئے جاتے رہے جس میں نہ صرف مبلغین خود تقاریر کرتے رہے۔ اور تعلیمی و تدریسی اجتماعات منعقد کرتے رہے۔ بلکہ بہت سی غیر مسلم شخصیتوں کو بلا کر ان کے خیالات سُنے گئے۔ اور اسلامی نقطہ نگاہ سے اُن پر سوالات کئے گئے۔ اس ضمن میں کئی پادری صاحبان۔ یونیورسٹیوں کے طلبہ۔ پروفیسر صاحبان مصنف جرنلسٹ احباب بشپ اور مذہبی پیشوا تقریریں کرتے رہے۔

علاوہ ازیں مشن کی طرف سے مشن ہاؤس سے باہر ہالینڈ کے مختلف شہروں میں ہال کرایہ پر لیکر تقاریر کی جاتی رہیں۔ اور لٹریچر تقسیم کیا جاتا رہا۔ ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اخبارات سے تعلق قائم کر کے اسلام کا پیغام پہنچایا جاتا

رہا۔ مختلف مضامین رسالوں میں شائع کروائے گئے
ہالینڈ کے سکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں، چرچوں
کلبوں۔ سوسائٹیوں وغیرہ میں جاکر اسلام پر
تقاریر کا سلسلہ قائم کیا گیا۔ اور غیر مسلم حضرات
کو مشن ہاؤس میں بلا کر اسلام پر تبادلہ خیالات
کیا جاتا رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مناظرات

ہالینڈ کے کیتھولک اور پراٹسٹنٹ عیسائی
پادریوں کو اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ
کے لئے بلایا جاتا رہا۔ اور سینکڑوں حاضرین کے
درمیان اسلام کی برتری بیان کی جاتی رہی۔ ہالینڈ
کے (۵۰۰) پانچسو پادری صاحبان کو تحریری
طور پر اسلام اور عیسائیت پر مناظرہ کی دعوت
دی گئی اور دس سوالات عیسائیت پر تیار کر کے
اس کے جواب کے لئے مسیحی علماء کو بذریعہ ڈاک
بھجوائے۔ نیز ہمارے اس چیلنج کو یہاں کے سب
اخبارات نے جلی قلم سے بڑی بڑی سرخیوں میں شائع
کر کے سارے ہالینڈ میں پھیلا دیا۔ مگر ہوا کیا؟

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

غلبہ اسلام کے بارہ میں الٰہی بشارات

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے بارہ میں جو
یہ مختصر سے حالات کا خاکہ خاکسار نے پیش کیا،
وہ ہماری اس زمانہ میں موجود نسلوں کے لئے ایک
عظیم خوشخبری کا متحمل ہے۔ ہمارے لئے ایک
روحانی خوشی و مسرت اور ازدیاد ایمان کا باعث
ہے کیونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ
آج سے ۸۶ سال قبل جو پیش خبریاں سیدنا حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ
میں غلبۂ اسلام کے متعلق فرمائی تھیں۔ ان کے آثار
سرعت کے ساتھ ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اور دجالی
قوتیں اپنی پوری رفتار کے ساتھ بھاگنے لگی ہیں۔
تثلیث کا عقیدہ ہماری آنکھوں کے سامنے دم
توڑ رہا ہے اور اسلام کی فتح کے دن قریب سے
قریب تر چلے آرہے ہیں۔ اور توحید کے حق میں
حالات بڑی تیزی کے ساتھ سازگار ہوتے چلے
جارہے ہیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند ایک پیش خبریاں
یہاں پر بیان کر دینا ہم سب کے لئے ایمان میں
استقامت اور دلچسپی کا باعث ہوگا!!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام فرماتے ہیں:-

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی
کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ
کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا
دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے
زور سے اس میں داخل ہو جائیں گے اور وہی
باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے

دروازے بند ہیں - اور نور سے نہیں - بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں - قریب ہے کہ سب قلعے ہلاک ہو جائیں مگر اسلام! اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا - نہ کند ہو گا - جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے.... وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں - ملکوں میں پھیلے گی - اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا اور نہ کوئی مصنوعی خدا - اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا - لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ اسقدر دلوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے - تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئینگی ؎

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ)

"اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا - خدا نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۹۲)

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا - میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں - سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا - اور اب وہ بڑھے گا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
"پاک ٹمبرز"
۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ - راوی روڈ لاہور
کو یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب کے چند مشاہدات

از مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ سرمی لنکا مارلیشس و سیرالیون

آج سے پورے اسی سال قبل کی بات ہے۔ کہ امریکہ کے ایک مشہور عیسائی پادری مسٹر جان ہنری بیروز نے ہندوستان آکر اپنے لیکچروں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا فخریہ انداز میں یوں ذکر کیا:۔

"اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار
آج ایک طرف لبنان میں ضو افگن
ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں
کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی
اس کی چمکار سے جگمگ کر رہا ہے
یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس
آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ
دمشق اور طہران کے شہر خداوند
یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر
آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے
عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں
(حجاز۔ ناقل) بھی پہنچے گی اسوقت
خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں
کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ
کے حرم میں داخل ہوگا۔" (پیروز لیکچرز ص۴۲)

عین اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا:۔

"مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا
تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش
کر دیا جائے۔" (فتح اسلام)

نیز کسرِ صلیب کے لئے ایک عظیم الشان گر کا یوں ذکر فرمایا۔

"خوب یاد رکھو اگر تم اپنے مناظرات
کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے
ہیں۔ پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر
یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن
مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے
یہی ایک ایسی بحث ہے جس میں
فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب
کی روئے زمین سے صف لپیٹ
دو گے۔"

(ازالہ اوہام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرفین کے اعلانات پر ابھی ایک صدی بھی نہیں گذری کہ عیسائیوں کی حرم کعبہ میں داخل ہونے کی تعلّی تو خواب بن کر رہ گئی بلکہ ان کے اپنے ملکوں میں ہی گرجا گھر فروخت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان میں تین خداؤں کی عبادت کے لئے جانے والے یورپین اپنا رُخ اسلامی مساجد کی طرف موڑ رہے ہیں اور ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے جماعت احمدیہ یورپ میں نت نئی مساجد تعمیر کرتی چلی جارہی ہے۔ ایشیا۔ افریقہ کے علاوہ یورپ میں بھی قصرِ عیسائیت کی گرتی ہوئی عمارت کو دیکھنے کا موقع گزشتہ ۲۷ برس میں اس عاجز کو ملا اور مَیں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جو کہتے ہیں "تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پہ از جاں نثار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسرِ صلیب کے لئے جو شاندار گُر بتائے ان کی نمایاں کامیابی کے چند نظارے پیش خدمت ہیں جو اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ:۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

۱۔ قبرِ مسیح کا انکشاف:۔

سری لنکا میں تحریک جدید کا نیا مشن کھولنے کے لئے عاجز ۶ اگست ۱۹۵۱ء کو پہنچا۔ حالات کا جائزہ لینے کے بعد "قبرِ مسیح کا انکشاف" نامی ایک اشتہار انگریزی اور تامل زبان میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ جس میں قرآنی آیت وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کی تشریح میں تاریخی شواہد کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلیبی موت سے نجات دی اور آپ فلسطین سے ہجرت کر کے بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر پہنچے جہاں زبردست کامیابی حاصل کر کے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور سری نگر کے محلہ خانیار میں آپ کا روضہ مبارک موجود ہے۔ جو عاجز نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ نیز عیسائیوں کو دعوت دی۔ کہ یہ زبردست انکشاف حضرت مسیح ناصری کے مثیل حضرت مسیح محمدی نے فرمایا۔ جنہوں نے یہ دعوت بھی دی ہے ؎

آؤ عیسائیو! ادھر آؤ
نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

یہ اشتہار خدام کی مدد سے سکولوں۔ انجمنوں اور گرجا گھروں میں خوب تقسیم کیا گیا۔ مزید برآں بڑے بڑے پادریوں کو رجسٹری ڈاک میں بھی بھجوایا گیا۔ کسی طرف سے بھی کوئی آواز نہ اٹھی جس کی وجہ ایک عیسائی دوست سے پتہ چلی کہ ان کے گرجا میں اعلان ہوا ہے کہ احمدیوں کا لٹریچر نہ کوئی پڑھے اور نہ ہی لے کر گھر میں رکھے۔ خواہ مفت ہی ملے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی وہاں لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور ہماری جماعت چند سو کی مگر اس سے بھی اتنا خوف کھانا اس سے مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد آتی ہے۔ "نصرت بالرعب" کہ مجھے لوگ مرعوب ہوں گے۔ تو کیوں نہ آج آپ کے خادموں سے دنیا مرعوب ہو۔ اس کے بعد سات سال تک اللہ تعالیٰ نے وہاں کام کرنے کی توفیق دی مگر عیسائیوں کی طرف سے مکمل خاموشی رہی۔

۲۔ معترض پادریوں کی پشیمانی

ماریشس میں عیسائیوں کا فرقہ ADVENTIST بہت منظم ہے۔ سگریٹ نوشی سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور چندہ باقاعدگی سے دیتے ہیں۔ تبلیغی مساعی میں بھی بہت تیز ہوتے ہیں۔ ۱۴ر اپریل ۱۹۶۶ء کو جب یہ عاجز دوسری مرتبہ ماریشس تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پہنچا تو انہی دنوں ان کا ہفت روزہ سمینار ہوا جس میں ان کی تقریروں کا ایک موضوع تھا۔

"محمدؐ۔ تاریخ کے آئینہ میں"

عیسائی پادریوں نے اس دن دل کھول کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کے اعتراضات کئے چند درجن حاضرین میں اس دن کثرت مسلمانوں کی تھی۔ وہ خواہاں تھے کہ اسلام کی طرف سے اس کا جواب دیا جائے۔ مسلمانوں کی جمعہ مسجد کے سب سے بڑے امام صاحب نے بھی عیسائی کافروں سے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر جب کہیں شنوائی نہ ہوئی۔ تو وہ ہمارے پاس آئے کہ آپ کا مشن ہی عیسائیوں کا منہ بند کر سکتا ہے۔ اس لئے آپ ضرور آگے آئیں۔ ہم آپ کی مدد کریں گے۔ چنانچہ جس پبلک ہال میں عیسائیوں نے ایک دن اسلام پر اعتراضات کئے تھے اسی ہال کو ہم نے تین دنوں کے لئے بک کروایا۔ پہلے دن ہمارے جلسہ کا موضوع تھا۔

"بائیبل کی رُو سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم"

دوسری مرتبہ ہمارا عنوان تھا:۔

"قرآن مجید میں حضرت مسیح ناصری کی حقیقی پوزیشن"

تیسرے دن پادریوں کے اعتراضات کے مسکت جوابات ہمارے بھائی مولوی احمد شمشیر صاحب سوکیہ نے دیئے جو انہی دنوں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہو کر وہاں پہنچے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ دوسرے جلسہ سے پہلے مجھے بخار تھا۔ دوستوں نے جلسہ ملتوی کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر عاجز نے یہی کہا کہ اب جب ہم اشتہار دے چکے ہیں۔ اور اسلام اور عیسائیت کی جنگ جاری ہے تو ہمارا قدم پیچھے نہیں اٹھے گا چنانچہ جلسہ ہوا اور آخری تقریر عاجز نے بخار کی حالت میں ہی کی۔ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کی تفسیر میں وہ سب دلائل گن دیئے۔ جو حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے سیکھے تھے۔ اور بتایا کہ عیسائی تو حضرت مسیح ناصری کو صلیب پر مار کر ملعون ثابت کر کے اپنے دشمن یہودیوں کی تائید کرتے ہیں۔ مگر ہمارے عقیدہ کی رُو سے آپ خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو معجزانہ رنگ میں بچا یا اور پھر عزّت کی زندگی دی۔ اور آپ کی وفات ۱۲۰ سال کی عمر میں ہوئی اب تو آپ کی قبر بھی مل گئی ہے

اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنے پیارے مسیح کے اس ادنیٰ خادم کے منہ سے کچھ ایسے الفاظ نکلوائے جن سے عیسائی حاضرین پر تو سناٹا چھا گیا اور مسلمانوں کے چہرے خوشی سے چمک اُٹھے کہ حاضرین نے کسر صلیب ہوتی ہوئی خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ دل یہ پکار اُٹھے۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اور عیسائیوں کا حال "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" والا تھا۔ کہ انہوں نے تو چند درجن مسلمانوں کو ورغلانے کی سعی کی تھی اور وہ بھی ناکام۔ مگر احمدیوں کو ہزاروں لوگوں کو صداقت کی راہ دکھانے کا موقع مل گیا ہے۔ بلکہ اس کے نتیجہ میں جو لوگ مسلمان ہوئے۔ ان میں ایک چینی بھائی بھی تھے۔ جن کا اسلامی نام محمود رکھا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

۳۔ یونانی پادری کی سراسیمگی

مارلیشس کا ہی واقعہ ہے جہاں ہم نے وقارِ عمل کے ذریعہ سے دارالسلام جیسی شاندار یک منزلہ مسجد مکمل کی اس کے بعد احمدیہ مسلم مشن کی دو منزلہ عمارت کے لئے ہم ہر روز وقارِ عمل کرتے تھے۔ ایک دن وقارِ عمل کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے بھائی بشیر تیجہ زعیم خدام الاحمدیہ کے ہمراہ ساحل سمندر پر چلے گئے جہاں ایک بوڑھا سفید فام پادری اکیلا ہی سیر کر رہا تھا۔ بھائی بشیر صاحب تبلیغ کا خاندانی چسکہ پورا کرنے کی خاطر اس کو جا ملے اور پھر تبلیغی گفتگو میں ہم سب شامل ہوئے۔ کافی دیر الوہیت مسیح پر بحث جاری رہی آخر بات یہاں آکر رُکی کہ پادری صاحب ہمیں انجیل سے حضرت مسیح ناصری کا آسمان پر چڑھنا ثابت کر دیں۔ پادری صاحب نے سمجھا کہ انہوں نے میدان مار لیا ہے۔ خوشی خوشی وہ اپنی کار کی طرف گئے اور بائیبل لے کر جلدی سے واپس آئے اور کھول کر مرقس کا آخری باب دکھانے لگے کہ یہ دیکھو یہاں لکھا ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر جا کر خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھے۔ مَیں نے پادری صاحب سے بائیبل لی اور دیکھا تو یہ یونانی زبان میں تھی۔ جس زبان سے مَیں اور میرے ساتھی بالکل ناواقف تھے۔ ذرا پریشانی تو ضرور ہوئی مگر فوراً ہی دوسرے لمحہ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی غور سے دیکھا تو مرقس کے آخری باب کہ صرف آٹھ آیتیں لکھی تھیں اور باقی ۱۲ آیتیں اصل متن سے نکال کر نیچے نوٹ میں دی گئی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے پادری صاحب سے اسکی وجہ پوچھی تو پڑھکر حیران رہ گئے ایک رنگ آئے اور ایک رنگ جائے۔ آخر بڑے اصرار پر نوٹ کا ترجمہ بتایا کہ اب پرانی انجیلیں ملی ہیں ان میں صرف آٹھ آیتیں ہی تھیں یہ بارہ بعد کی انجیلوں میں کسی نے ملادی تھیں اس لئے ان کو متن سے خارج کر دیا گیا ہے اور انہی آیتوں میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر تھا۔ جو بعد میں آنے والے عیسائیوں نے انجیلوں میں داخل کر دیں۔ ورنہ ابتدائی عیسائیوں کو تو پتہ تھا کہ حضرت مسیح صلیب سے بچکر مشرق کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔

پادری صاحب پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ ہماری دعوت کو قبول کرتے ہوئے احمدیہ مسلم مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ہماری مطبوعات خرید کر لے گئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی کتاب "حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے؟" کے فرانسیسی تراجم بھی شامل تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ دعا کے مقابلہ میں ایک پادری کا فرار

اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مسیح موعودؑ کی ایک اہم نشانی یکسر الصلیب بیان فرمائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلیبی پرستاروں کو ہر میدان میں شکست فاش دی اور فرمایا۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اس کا سرِ صلیب کے ادنیٰ خادموں کی اللہ تعالیٰ نصرت فرما رہا ہے اور وہ بھی ہر میدان میں عیسائی پادریوں کو ہر میدان میں شکست دے رہے ہیں ۱۹۶۷ء کی بات ہے ماریشس میں ایک سفید فام پادری CYZERON نامی آئے اور دعا کے ذریعہ بیماروں کو شفا دینے کا اعلان کیا۔ اور ایک کھلے میدان میں روزانہ شعبدہ بازی کی مجلس لگاتے اور عوام کالانعام دیکھا دیکھی ہزاروں کی تعداد میں جمع ہونے شروع ہو گئے جن کو پہلے مقامی پادری خوب تبلیغ کرتے اور انجیلیں فروخت کرتے جب لوگ تھک جاتے تو لاٹ پادری صاحب سٹیج پر آتے اور آتے ہی مریضوں سے پوچھتے کہ کیا آپ یسوع مسیح کی خدائی پر ایمان لاتے ہیں جب ان کو اچھی طرح تیار کر لیتے تو پھر عمل المرتب یا مسمریزم کی مدد سے اس پر اثر ڈالتے جس کے نتیجہ میں مریض کو عارضی طور پر قدرے افاقہ محسوس ہوتا مگر گھر جاتے جاتے پھر درد عود کر آتا۔ مسلمانوں اور کیتھولک عیسائیوں کی تحریک پر عاجز نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں حالات لکھکر اس کو دعا کا چیلنج دینے کی اجازت چاہی جس کا جواب کوپن ہیگن سے ملا (جہاں حضور

مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے لئے تشریف فرما تھے)، کہ دعا کا چیلنج ضرور دو۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائیگا ہم نے احباب جماعت کے مشورہ سے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں پادری صاحب کو چیلنج کیا کہ آپ دعا سے مریضوں کو شفا بخشتے ہیں آیئے ہم دونوں وزیر صحت کے ساتھ کسی ہسپتال میں چلیں جہاں سے ۲۰ لاعلاج مریض لیں آدھے آپ لیں آدھے ہم۔ پھر اپنے اپنے مریضوں کے لئے اپنے اپنے خدا سے دعا کریں۔ پھر دیکھیں کس کا خدا مدد فرماتا ہے؟ آپ کا خداوند یسوع مسیح یا ہمارا خدائے واحد و یگانہ۔

یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ پادری صاحب کو رجسٹری ڈاک میں بھجوایا۔ کئی دن جواب نہ ملا تو پھر خدام نے ان کے جلسہ میں جا کر دستی پہنچایا اور جواب مانگا تو یہی ملا کہ ہم چیلنج منظور کرنے تو یہاں نہیں آئے۔

عوام میں جونہی یہ بات پھیلی تو ہزاروں کا مجمع دنوں میں ہی ختم ہو گیا۔ ایک دن ہمارا گذر ان کے مشن کی طرف ہوا تو اتوار کے دن چند گنتی کے لوگوں پر اُن کا مجمع مشتمل تھا اور یہ کھیل ختم۔

حالانکہ ان کی انجیل تو کہتی ہے کہ جس میں رائی کے برابر ایمان ہو تو وہ پہاڑوں کو ہلا سکتا ہے مگر یہ رائی بھر ایمان تبھی تو ان کو ملے گا جب وہ مثیل مسیح پر ایمان لا کر زندہ خدا کے زندہ نشانات کو دیکھیں پھر دنیا کو دکھلانے والے بن سکیں گے کیونکہ دعا کا کام تو برحق ہے کہ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

۵۔ خدا کے کام کون روک سکتا ہے۔

مغربی افریقہ میں کاسر صلیب کے خلیفہ برحق حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورہ ۱۹۷۰ء کے بعد تو پانسہ ہی پلٹ گیا ہے یہ وہ علاقہ ہے جس کو عیسائی اپنی آئندہ دنیا کے لئے Base (اڈہ) بنانے کی سر توڑ کوششیں کر رہے تھے مگر اب حال یہ ہے کہ تبلیغی میدان میں سے اسلام کے مقابل پر عیسائی پادری اپنا بوریا بستر لپیٹ چکے ہیں۔ اور یورپین عیسائی حکومتوں کے بل بوتے پر انہوں نے سکول اور ہسپتال بنا کر لوگوں پر جو اپنا قبضہ جما رکھا تھا اس سے بھی نجات دلانے کے لئے "نصرت جہاں آگے بڑھو" کا پروگرام تیر بہدف ثابت ہوا ہے اور اب احمدیہ سکولوں اور احمدیہ ہسپتالوں کی شاندار کارکردگی سے متاثر ہو کر عیسائی بھی جوق در جوق ان سے استفادہ کر رہے ہیں یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے پیارے بندے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ اور اب اللہ تعالیٰ ہر میدان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اسکی نصرت و تائید فرما رہا ہے۔ تا کسر صلیب کا رہا سہا باقی ماندہ کام بھی جلد مکمل ہو۔ ان شاء اللہ۔

سیرالیون میں نصرت جہاں کا احمدیہ مسلم زراعتی سیکنڈری سکول کبالہ میں ۱۹۷۵ء میں شروع ہوا۔ اس کی داغ بیل ۱۸ر اپریل ۱۹۷۴ء میں رکھی گئی۔ جب عاجز اپنے نائب مولوی نظام الدین صاحب جہاں کے ہمراہ اس علاقہ کے دورہ پر گیا۔ کبالہ پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے خوش آمدید پارٹی میں ہمیں بتایا کہ یہ ضلع مسلمانوں کا کہلاتا ہے۔ مگر یہاں صرف ایک سیکنڈری سکول ہے جو کیتھولک عیسائیوں کا ہے اور مسلمان طلبہ کو لالچ دے کر عیسائی بنا رہا ہے۔ اور اگر کوئی طالبعلم اس طرح ان کے دام تزویر میں نہ آئے تو پھر انہیں ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ سالانہ امتحان میں فیل کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے سامنے کئی طلبہ نے اپنے روح فرسا حالات سنائے۔ ہم نے حاضرین کو تسلی دلائی اور دل ہی دل میں یہ یقین کر لیا کہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں عیسائیت کے ساتھ شاندار معرکہ ہوگا۔

چند ماہ بعد ہم نے اس علاقہ کا دوبارہ دورہ کیا۔ تو جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم بڑی شان سے ہوا جس کی صدارت وہاں کے پیرامونٹ چیف حاجی بالا کر رہے تھے۔ انہوں نے صدارتی ریمارکس کے دوران پھر سیکنڈری سکول کھولنے کی درخواست کی اور بتایا کہ ایک مسلم گورنمنٹ کے نمائندوں نے آج سے دس سال قبل یہاں ایک سیکنڈری سکول کھولنے کا وعدہ کیا تھا مگر آجتک وعدہ پورا نہیں ہوا۔

پھر اگلے دن ہمیں سکول کے لئے ۲۳ ایکڑ زمین کا ٹکڑا دیا۔ اور باضابطہ درخواست وزارت تعلیم کے نام لکھدی اور ان کے علاقہ کے ایک وزیر معدنیات نے اسکی منظوری بھی جلدی حاصل کروا دی۔ اور ستمبر ۱۹۷۵ء سے احمدیہ مسلم زراعتی سیکنڈری سکول کے اجراء کا اعلان ہونا تھا۔ کہ عیسائیوں کی ساری مشینری ہمارے خلاف حرکت میں آگئی۔ بلکہ جون ۱۹۷۵ء میں انہوں نے ایک نام نہاد سیاسی سکول کھولدیا جس کا مقابلہ ہمارے جواں ہمت مبلغ مولوی خلیل احمد صاحب مبشر نے عقلمندی سے خوب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ انی مھین من اراد اھانتک (اے مسیح موعودؑ جو تجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کریگا ہم اس کو ذلیل کر کے رکھ دیں گے) کے مطابق ان کے سارے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور ان کی سخت مخالفت کے باوجود جب ۹ر ستمبر کو عاجز نے سورۃ فاتحہ پڑھکر اپنے سکول کا افتتاح کیا تو ۱۵۰ طلبہ میرے سامنے لائنوں میں کھڑے تھے۔ جونہی ہمارے سکول کے کھلنے کی خبر مشہور ہوئی تو نئے نام نہاد سکول کے طلبہ بھی اپنا سکول چھوڑ کر ہمارے سکول میں داخلہ لینے لگ گئے اور ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ اس سکول کے دروازے بند ہو گئے اور سکول کے مینیجر نے سکول کی مہر بھی ہمارے سکول کے پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزم مبشر احمد صاحب پال کے سپرد کر دیں تا ان کے طلبہ کو ان کے سکول سے فراغت کا سرٹیفکیٹ بھی خود ہی جاری کر کے پھر اپنے سکول میں داخل کر لیا کریں۔

اسی سال پرنسپل ایجوکیشنل آفیسر ڈاکٹر پامر نے ہمارے سکول کا معائنہ کیا۔ پھر وزیر تعلیم مسٹر SANOY کیتھولک ہونے کے باوجود وہاں خود گئے تا کیتھولک سکول کے مقابلہ میں ہمارے سکول کی حیثیت کا جائزہ لے سکیں۔ خوشکن حالات دیکھکر انہیں بھی اکابرین شہر کے استقبالیہ میں ہمارے سکول کی کارکردگی کو سراہنا پڑا۔ اور اب یہ نوزائیدہ ادارہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اور یہ سکول اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

مشرقی افریقہ میں اسلام کی پیش قدمی

از مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما سابق مبلغ مشرقی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے تبلیغی جہاد پر تبصرہ کرتے ہوئے تنزانیہ کے سابق وزیر انصاف مسٹر عبداللہ فونڈی کیرانے لکھا تھا۔

"مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے ۲۵ سال میں دو جنگیں لڑی ہیں ایک جنگ عیسائیوں کے ساتھ جو تابڑ توڑ حملے اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام پر کر رہے تھے۔ ان کے جوابات دے کر عیسائیت کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول ثابت کر کے ان کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے دوسری جنگ میں احمدیوں نے امت مسلمہ پر اپنے عمل اور کردار اور تبلیغ اسلام کی مخلصانہ جدوجہد سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام کے سچے اور بہادر سپاہی ہیں"۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا پہلا تبلیغی مشن ۱۹۳۳ء میں قائم ہوا جبکہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو یہاں بھجوایا گیا۔ ان کے آنے کے ساتھ ملکی باشندوں میں تبلیغی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل عیسائی مشنوں کا مشرقی افریقہ کے طول و عرض میں جال بچھ چکا تھا۔ کینیا میں اٹھارہ مشنری سوسائٹیاں کام کر رہی تھیں۔ ان کی جدوجہد کے نتیجہ میں افریقی آبادی کا دسواں حصہ عیسائیت کی آغوش میں جا چکا تھا۔ تنزانیہ میں بائیس ۲۲ مشنری سوسائٹیاں مصروف عمل تھیں انہوں نے ملک میں ۲۴۵ اہم مراکز قائم کر لئے تھے۔ جن میں بارہ سو یوروپین مشنری کام کر رہے تھے۔ سینکڑوں مقامی مناد ان کے علاوہ تھے۔ عیسائیت کے فروغ کے لئے ان مشنوں نے ملک میں پانچ ہزار اسکول اور متعدد ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھول لی تھیں۔ اس جدوجہد کے نتیجہ میں ساڑھے تین لاکھ افریقیوں نے عیسائیت قبول کر لی۔ یوگنڈا میں عیسائی پادریوں کی آمد ۱۸۷۲ء میں شروع ہوئی۔ ۷۵ سال کے عرصہ میں ملک کی بھاری اکثریت عیسائی ہو چکی تھی مسلمان علاقوں میں بھی عیسائی مشن مصروف عمل تھے۔ زنجبار سے اسلام کے خلاف کثرت سے لٹریچر شائع ہوتا تھا۔ مسیح کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح اور سیرت پر حملے کئے جاتے اور اسلامی تعلیمات کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے مذاہب کا سرقہ ثابت کیا جاتا۔ ۱۹۱۲ء میں پادری گاڈفرے ڈیل نے سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا۔ تفسیری نوٹوں میں انہوں نے اسلام پر حملے کئے۔ جس سے اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا وسیع دروازہ کھل گیا۔ بدقسمتی سے عربوں نے اپنے دورِ اقتدار میں اس خطۂ ارض میں غلاموں کی تجارت میں حصّہ لیا تھا ان کے اس فعل کو بے جا طور پر اسلام کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیا گیا اور افریقیوں کو اسلام سے متنفر کرنے کیلئے اس شدّت سے پروپیگنڈا کیا گیا کہ مشرقی افریقہ میں اسلام اور غلامی مترادف الفاظ سمجھے جانے لگے۔ مسلمان آبادی والے علاقوں میں سکول اور ہسپتال کھولکر ان کو زیر اثر لانے کی کوششیں کی گئیں۔ مسلمان بے بس تھے۔ مغربی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں سے ان کے اقتدار کی صف اُلٹ چکی تھی۔ سیاسی۔ معاشی۔ تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ علمی طور پر بھی وہ پادریوں کے مقابلہ کی اہلیت کھو بیٹھے تھے۔ عیسائی مفکّر مطمئن تھے اور اس رائے کا اظہار کرتے تھے کہ

"Islam is nothing without Political power"

"یعنی اسلام سیاسی اقتدار کھو دینے کے بعد مقاومت کا اہل نہیں رہا۔"

عیسائی مبصرین نے برملا لکھنا شروع کیا کہ

"Islam is a dieing force.

اسلام اب دم توڑ رہا ہے۔" ایک عیسائی مصنّف نے اپنی کتاب "A new day in Kenya" میں اسلام کو ختم کرنے کی مہم کو تیز تر کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے لکھا:۔

"یہ حقیقت کہ مذہب اسلام کینیا میں بہت حد تک زوال پذیر ہو رہا ہے اس امر کی وجہ نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگ جو اپنے تئیں اسلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں نظر انداز کر دیئے جائیں۔"

غرض عیسائی مشنوں کی یورش پورے عروج پہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سرِ صلیب کے مجاہد میدانِ عمل میں آئے اور بے سروسامانی کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں ہوا کا رُخ موڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک یوگنڈا۔ کینیا اور تنزانیہ میں چالیس مبلغین نے کام کیا ہے۔ سب نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق قلمی اور لسانی جہاد میں حصّہ لیا۔ ہر محاذ میں کامیاب جنگ لڑی گئی ہے۔ لمبے لمبے سفر کر کے مبلغین نے دیہات میں بھی پیغامِ حق پہنچایا اور شہروں میں بھی۔ ساحلی جزیروں میں بھی گئے اور پہاڑوں پہ بھی۔ سکولوں اور کالجوں میں لیکچر دیئے۔ یونیورسٹیوں اور گرجوں میں تبلیغ اسلام کی۔ کامیاب جلسے اور مباحثے کئے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تقاریر کیں۔ اخبارات میں مضامین

لکھے۔ کثرت سے پمفلٹ۔ اشتہار اور اسلامی لٹریچر تینوں ممالک کے طول و عرض میں پھیلایا۔ غرض اسلام کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے ہر ذریعہ ابلاغ کو کامیابی کے ساتھ کام میں لایا گیا۔ مشرقی افریقہ کے ہر حصہ میں احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے معروف اور متعارف ہو چکی ہے۔ نقشہ پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے کوئی علاقہ ایسا نظر نہیں آتا۔ جہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ۲۹ سالوں کے عرصہ میں خاکسار کو جانے اور پیغام حق پہنچانے کا موقع نہ ملا ہو۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مشرقی افریقہ میں تحریری کام ٹھوس اور علمی بنیادوں پر ہوا ہے۔ مقامی زبانوں میں قابلِ قدر لٹریچر تیار کیا گیا۔ اشاعت بھی وسیع پیمانہ پر ہوئی ہے۔ قرآن مجید کے سواحلی اور لوگنڈا زبانوں میں تراجم مع تفسیری نوٹوں کے شائع ہو چکے ہیں۔ قرآنی انوار کو پھیلانے اور تبلیغ اسلام کی راہ ہموار کرنے میں یہ تراجم بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ہمارا لٹریچر خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصا مقبول ہوا ہے بعض کتب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں کتب کی مجموعی تعدادِ اشاعت اڑھائی لاکھ سے زیادہ ہے۔ پمفلٹوں اور اشتہاروں کی اشاعت کا سلسلہ مزید برآں ہے جن کی اشاعت دس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ سواحلی ماہنامہ "مانیزیا مونگو" اکتالیس سال سے جاری ہے۔ جو تبلیغ اسلام کا مؤثر ذریعہ ہے۔ ادبی لحاظ سے ملک کے معیاری رسائل میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ افریقی مسلمان اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ "اس رسالہ کے ذریعہ ہم اندھیرے سے نکل کر نور میں آ گئے ہیں اور عیسائی پادریوں کا جواب دینا ہمارے لئے آسان ہو گیا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض جماعت احمدیہ کے قلمی جہاد نے ہوا کا رُخ بدلنے میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ قلوب میں اسلام کی عظمت قائم ہوئی ہے۔ مسلمانوں میں عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی اہلیت پیدا ہو گئی ہے ایک ذی علم مسلمان نے ۱۹۶۳ء میں لکھا:۔

"میں قدر دانی کے جذبات کے پیش نظر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں احمدی حضرات نے بائیبل کا بہت گہرا مطالعہ کیا ہے اور ہم سنی مسلمان آپ کی محنت شاقہ اور جدوجہد کے نتیجے سے۔ جو کہ عیسائیت کی علمی تحقیق کے بارہ میں آپ نے کی ہے۔ بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔"

مسیحی منادوں نے احمدی مبلغین کی جدوجہد کو پہلے حیرت سے دیکھا۔ پھر مقابلہ کی کوشش کی۔ بعد میں حکومت سے استمداد چاہی اور شکایتیں کیں کہ احمدیہ مشن کو عیسائیت پر حملہ کرنے سے روکا جائے لیکن کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی۔ احمدیہ جماعت کے

مقابلہ میں پسپائی ان کے مقدر میں ہے۔ اب انہوں نے خاموشی اور گریز کی راہ اختیار کر لی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا نیروبی کے بعض سکولوں اور کالجوں نے موازنۂ مذاہب پر سیمینار منعقد کئے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے پادریوں کے ساتھ مجھے بھی مدعو کیا جاتا تھا۔ تقاریر کے بعد طلباء سوالات کرتے اور اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات اور عقائد زیر بحث آتے۔ ایسے ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو نمایاں فتح دی۔ نیروبی کے ٹیلیویژن پر بھی ایسے پروگرام ہوئے جن میں خاکسار نے اسلام کی نمائندگی کی پادری صاحبان نے اسلام کی کامیابی کو ہر موقع پر محسوس کیا۔ اور احمدی مبلغین کے ساتھ پلیٹ فارم پر آنے سے گریز کرنے لگے۔ ایک دفعہ لطیفہ ہوا۔ ویسٹرن کالج نے سیمینار کا انتظام کیا۔ جب میں وہاں گیا تو پرنسپل صاحب نے کہا کہ ہم نے پادری صاحبان کو نہیں بتایا کہ آپ کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ آپ دفتر میں تشریف رکھیں تاکہ پادری صاحبان کی آپ پر نظر نہ پڑے جب کارروائی شروع ہونے کا وقت آیا تو پرنسپل صاحب آکر مجھے لے گئے۔ پادری صاحبان کا اصرار تھا کہ پہلے میں تقریر کروں۔ میری تقریر کا موضوع تھا کہ اسلام کامل مذہب ہے۔ پادری صاحبان نے بھی تقاریر کیں۔ بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مجھ سے سوال ہوا کہ آپ مسیح کی الوہیت کو کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ میں نے تفصیل سے وجوہات بتائیں۔ کیتھولک پادری صاحب سے ایک نوجوان نے سوال کیا کہ خدا کی Definition کیا ہے۔ سوال میں شوخی کا رنگ بھی تھا۔ پادری صاحب جز بز ہوئے۔ دوسرے پادری صاحب نے بھی ٹال دیا۔ ماڈریٹر صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ اس سوال کا جواب دینا پسند کریں گے۔ میں نے کہا کہ ضرور دونگا۔ اسلام کامل مذہب ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق سوال ہو اور اسلام جواب دینے سے قاصر رہے۔ میں نے کہا کہ اسلام اس سوال کا تفصیلی جواب بھی دیتا ہے اور ایک لفظی بھی۔ وقت کے لحاظ سے اس وقت ایک لفظی جواب پیش کرتا ہوں۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یعنی علم "اللہ" بیان ہوا ہے قرآنی اصطلاح میں "اللہ" کے معنے ہیں وہ معبودِ حقیقی جو اپنی ذات میں کامل اور تمام خوبیوں اور کمالات کا جامع اور ہر قسم کے عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ میں نے کہا دیکھو اس نام میں خدا تعالیٰ کی جامع مانع تعریف مضمر ہے۔ یہ جواب سُنکر طلباء نے تحسین کے نعرے لگائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کے صلیب سے زندہ بچ جانے کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق لاجواب ہے۔ مشرقی افریقہ میں اس موضوع پر کثرت سے لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ لیکن پادری صاحبان خاموش ہیں۔ میں نے چرچ کی طرف سے اس عقیدہ کے رد میں کوئی تحریر نہیں دیکھی۔ ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں بار بار دعوت دی ہے۔ گزشتہ سال نیروبی کے "ٹرینیٹی کالج" میں پادریوں کے ایک اجتماع میں مَیں نے اس موضوع پر تقریر کی تھی۔ آخر میں میں نے کہا تھا۔ ہماری تحقیق سے چرچ کی عمارت گر جاتی ہے۔ اس لئے آپ صاحبان کو توجہ کرنی چاہیئے۔ مَیں نے کہا کہ چرچ اگر ہماری اس تحقیقات پر تفصیلی تحریری مباحثہ کرنا چاہے تو ہم تعاون کریں گے۔

کچھ عرصہ ہوا نیروبی میں مسیحی منادوں کی عالمی کانفرنس ہوئی تھی۔ مختلف ممالک کے ایک ہزار پادری اور بشپ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔ مَیں نے کرسچین کونسل کو لکھا کہ ہمیں بھی بطور زائر شمولیت کی اجازت دی جائے انہوں نے معذرت کی۔ لیکن لکھا کہ آپ مقررین سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ وقتِ مقررہ پر ہم گئے اور افریقہ۔ امریکہ۔ کوریا اور بعض دوسرے ممالک کے نمائندگان سے یکجائی ملاقات ہوئی۔ کانفرنس کے صدر ڈاکٹر پال نے جو امریکہ سے آئے تھے عقیدۂ تثلیث پر بات شروع کر دی۔ خاکسار نے جرح کی تو گھبرا گئے۔ کہنے لگے یہ ایک راز ہے جس کو انسانی عقل سمجھ نہیں سکتی۔ مَیں نے کہا۔ ہمارا منشاء اس عقیدہ پر گفتگو کرنے کا نہ تھا۔ اس بارہ میں عیسائیت کی لاچاری کا ہمیں احساس ہے۔ ہم واقعہ صلیب پر گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ اختصار کے ساتھ میں نے احمدیہ جماعت کی تحقیق پیش کی۔ انکو عذر تھا۔ کہ وقت تھوڑا تھا۔ اس لئے تفصیلی گفتگو نہیں ہو سکتی۔ مَیں نے کہا کہ Where did Jesus die. کتاب چھوڑ جاتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ ہماری تحقیق پر تبصرہ کریں آپ کا تبصرہ ہم اپنے اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" میں شائع کر دیں گے۔ تا آپ کے دلائل کا ہماری جماعت کو علم ہو جائے۔ ڈوڈوما کے بشپ نے کتاب لے لی اور وعدہ کیا کہ جلد ہی وہ تبصرہ لکھکر بھیجیں گے۔ کئی سال گذر چکے ہیں۔ ان کی طرف سے تبصرہ نہیں ملا۔ ان کو یاددہانی بھی کروائی گئی مگر انہوں نے خاموش رہنا مناسب سمجھا۔ یوگنڈا میں ایک پادری ریورنڈ کیوانوکا سے ملاقات رہتی تھی۔ وہ احمدیت سے متاثر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے یہ کتاب اینگلیکن بشپ کو دی تھی اور ان سے خواہش کی تھی کہ رد لکھیں انہوں نے وعدہ بھی کیا۔ لیکن بعد میں کہا۔ جواب لکھنا مفید نہیں ہوگا۔ ریورنڈ کیوانوکا نے کہا۔ آپ کی تحقیق درست معلوم ہوتی ہے۔ مَیں وعظ کے وقت چرچ میں آپ کے دلائل بیان کر دیتا ہوں۔

مشرقی افریقہ میں ہزاروں تعلیمیافتہ عیسائی ایسے ملیں گے جو احمدیہ دلائل سے متاثر ہیں۔ اور عیسائی عقائد کو غلط سمجھتے ہیں۔ چرچ کو تشویش ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ پرائمری تک تو ایک طالب علم پختہ عیسائی رہتا ہے۔ بعد میں جوں جوں تعلیم میں آگے بڑھتا ہے عیسائیت پر اس کا ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کی ساکھ کو قائم رکھنے کے لئے ایک طریق یہ اختیار کیا گیا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے عالمی شہرت کے پادریوں کو افریقہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ ان کی آمد پر عظیم الشان اجتماع کئے جاتے ہیں۔ تا یہ منادا پنے زور خطابت سے عیسائیوں کے حوصلوں کو بلند رکھیں۔ لیکن ان کا یہ طریق سود مند ثابت نہیں ہوا۔ جب بھی یہ منادآئے احمدی مجاہدین نے ان کو للکارا ہے ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر بل گراہم کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے چیلنج دیا کہ وہ دعا کے ذریعہ بیماروں کو تندرست کرنے میں ان کا مقابلہ کریں لیکن وہ آمادہ نہ ہوئے اور جواب دیا کہ "میرا کام صرف وعظ کرنا ہے۔ مریضوں کو چنگا کرنا نہیں"۔ ۱۹۵۷ء میں امریکی پادری مسٹر اسبورن ممباسہ میں آئے اور تبلیغی لیکچر دیئے۔ محترم مولوی نورالدین صاحب منیر نے ان کو مقابلہ کی دعوت دی۔ لیکن وہ خاموش رہے اس پر ممباسہ ٹائمز نے لکھا۔ "پادری اسبورن نے تحقیق حق میں ہمارے ساتھ تعاون نہیں کیا"۔ ایک اور امریکی منادمسٹر اورل رابرٹ جو مسیح کے نام پر معجزات دکھانے کے مدعی تھے۔ اٹھارہ رفقاء کے ساتھ مختلف ممالک کے دورہ پر نکلے۔ انہوں نے اپنی مہم کا نام اورل رابرٹ کا عالمی جہاد رکھا۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۶۸ء کو وہ کینیا میں آئے ان کی آمد سے قبل اخبارات، ٹیلیویژن اور ریڈیو پر ہیجان خیز پبلسٹی کی گئی۔ لوگوں کو کہا گیا کہ وہ معجزہ دیکھنے کی امید پر آئیں۔ اشتہاروں میں لکھا گیا کہ اورل رابرٹ اب تک دس لاکھ بیمار لوگوں کو شفا دے چکے ہیں۔ جس روز یہ منادنیروبی کے معطار پر اُترے۔ خاکسار نے ان کو مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے لکھا۔ "میں اسلام کا خادم اور اس ملک میں جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھی اور دوسرے عیسائی رہنما عیسائیت کی نمائندگی کرتے ہوئے احمدیہ جماعت کے ساتھ دعا کی قبولیت میں مقابلہ کرلیں"۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ تجویز ان کے سامنے رکھی کہ کچھ لاعلاج مریض منتخب کرکے قرعہ اندازی کے ساتھ فریقین میں تقسیم کردیئے جائیں۔ اور پھر ہر فریق اپنے حصہ کے مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کرے تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ خدا کا فضل اور رحم اور اس کی تائید کس فریق کے ساتھ ہے"۔ مسٹر اورل رابرٹ کو ایسے مقابلہ کی توقع نہ تھی۔ جب ان کو یہ چیلنج ملا تو حیران ہو کر رہ گئے۔ اخباروں کے نمائندے جواب لینے کے لئے جب نیو سٹینلے ہوٹل میں پہنچے تو انہوں نے ملنے سے انکار کردیا۔

"ڈیلی نیشن" کے نمائندہ نے انکی بوکھلاہٹ کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

"جب ہم ہوٹل میں گئے اور کمرہ نمبر ۳۱۴ کے سامنے جس میں مسٹر رابرٹ مقیم تھے ٹیلیفون پر

رابطہ قائم کیا تو پہلے ایک مرد کی آواز آئی - جب ہم نے مقصد بتایا تو فوراً ٹیلیفون ایک عورت کو دے دیا گیا - جس نے کہا کہ مسٹر رابرٹ موجود نہیں ہیں"۔

رپورٹر نے مزید لکھا:-

"جب پچھلی منزل میں آکر میں ان کے پریس سیکرٹری مسٹر رابنسن سے جو خود بھی صحافی ہیں ملا اور ان سے درخواست کی کہ وہ مسٹر رابرٹ سے ملاقات کروا دیں - تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ کسی صورت میں مسٹر رابرٹ کو ملاقات کرنے کا مشورہ نہیں دے سکتے - کیونکہ آپ ان کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں - میں نے احمدیہ مشن کے چیلنج کا ذکر کیا تو کہنے لگے ہم اسے قبول نہیں کر سکتے"۔

مشرقی افریقہ کے تمام اخبارات نے ہمارے چیلنج اور مسٹر اورل رابرٹ کے انکار کی خبر کو جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا - کینیا کے پریس کا رویہ - جو اس وقت تک ان کے پروپاگنڈا میں مصروف تھا یکلخت بدل گیا - اور اس نے ان کی مہم کے خلاف لکھنا شروع کر دیا - "ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" نے لکھا - کل پھر لوگوں کا جم غفیر کامو کونجی کے وسیع پنڈال میں معجزہ دیکھنے کی آرزو لئے ہوئے جمع ہوا - بے شمار لولے - لنگڑے - اندھے اور بہرے شفایابی کی امید پر سٹیج کے قریب جمع تھے جلسہ ختم ہوا اور یہ مریض اسی طرح لڑکھڑاتے ٹٹولتے گھروں کو واپس چلے گئے - انہیں کہدیا گیا کہ ان کا ایمان کامل نہیں - جاؤ اور مسیح پر سچا ایمان پیدا کرو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سنڈے پوسٹ" نے ۲۱ر جولائی کے اداریہ میں لکھا - مسٹر اورل رابرٹ کی مہم کی خصوصیت ان کے بلند بانگ دعاوی اور بے پناہ پروپاگنڈا ہے - جو ان سے پہلے امریکی منادوں کو اس حد تک میسر نہیں ہوا - ایک اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ ان کی اس مہم کے پیچھے حلب زر کا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے - کامو کونجی کے میدان میں اگرچہ معجزات کا فقدان تھا لیکن چندہ کے تھیلوں کی فراوانی تھی"۔

"ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" نے اپنے اداریہ میں ہماری دعوت کا ذکر کرنے کے بعد لکھا - "کینیا میں صرف عیسائی مذہب ہی نہیں ہے بلکہ اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں - بالخصوص اسلام - مسٹر رابرٹ کو اس مذہبی مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑتا - اگر وہ کینیا میں آنے سے قبل یہاں کی عیسائی تنظیموں کے ساتھ رابطہ قائم کرتے اور ان کے صلاح و مشورہ سے ایسے طریق پر منادی کرتے جس سے دوسرے مذاہب سے ٹکراؤ نہ ہوتا"۔

کینیا کی پارلیمنٹ میں سوال کیا گیا کہ ایسے مسیحی منادوں کو کینیا میں آنے کی اجازت کیوں دی جاتی ہے؟ وزیر داخلہ نے کہا - کہ ہماری حکومت کی پالیسی مذہب کے معاملہ میں عدم مداخلت کی ہے اس سے یہ لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں"۔

غرض غیر ملکی منادوں نے جب افریقہ کا رُخ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغین نے ان کا تعاقب کر کے ان کے زورِ خطابت کا بھرم کھول دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا کے چیف قاضی اور معروف عالم شیخ عبداللہ صالح الفارسی نے ایک دفعہ لکھا:۔

"اگرچہ میں احمدیوں کی بعض باتوں سے اتفاق نہیں رکھتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اور اس کے مقدسوں کے سامنے اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ احمدیوں کے اندر حفاظت اسلام کے لئے جو غیرت ہے وہ مجھے بے حد محبوب ہے، احمدی قطعاً اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کے خلاف کچھ لکھا یا کہا جائے اور جب تک اس کا شافی جواب دے کر دشمنِ اسلام کو خاموش نہ کریں۔ دم نہیں لیتے۔ خصوصاً افریقہ میں عیسائی مشنریوں کو دست بدست لینے میں جو کمال جرأت دکھائی ہے وہ انہیں کا کام ہے۔"

گزشتہ ۴۰ سال میں مشرقی افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان جو مقابلہ ہوا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ عیسائی جو بیسویں صدی کے شروع تک یہ لکھتے تھے

Islam in Africa will be comparatively an easy prey for Christianity

یعنی "افریقہ میں اسلام کو ختم کرنا عیسائیت کے لئے نسبتاً آسان ہوگا" اب اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہیں، کہ براعظم افریقہ کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک عیسائی مشن قائم کر کے اسلام کی وسعت پذیر ترقی کو روکنے کے لئے جو حکمتِ عملی بنائی گئی تھی، وہ بظاہر کتنی اچھی کیوں نہ ہو۔ کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔" کینیا کے اخبار "مُمباسہ ٹائمز" نے احمدیہ جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا:۔ "بیسویں صدی کا سب سے اہم اور تعجب خیز امر وہ مخصوص اسلام ہے جو حیاتِ نو سے ہمکنار ہونے کے علاوہ اپنی ذات میں جارحانہ نوعیت کا حامل ہے اور یہی وہ اسلام ہے جو بیداری سے ہمکنار ہونے والے افریقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔"

"السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" کے ایڈیٹر نے ۷ جولائی ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں لکھا۔

"کینیا اور یوگنڈا کے حالیہ سفر کے دوران میں نے عیسائی اور مسلمان مبلغوں کی تبلیغی جدوجہد کے متعلق تحقیق کی ہے۔ عیسائیوں کو اقرار ہے کہ باوجود اس امر کے کہ مشرقی افریقہ کے باشندے عربوں کے ظلم کو ابھی تک نہیں بھولے کہ وہ انسان کو غلام بنا کر فروخت کرتے رہے ہیں پھر بھی افریقی لوگ عیسائیت کی نسبت اسلام میں زیادہ تعداد میں داخل ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کا واحد سبب احمدیوں کی تبلیغی جدوجہد ہے۔ جو بہت مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔"

غرض جہاں تک عیسائی عقائد اور فکری نظریات کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور

قوتِ قدسیّہ نے کاری ضرب لگائی ہے۔ اس لحاظ سے اب عیسائیت اسلام کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہی۔ لیکن اس وقت اسلام کے عالمگیر غلبہ کی راہ میں بعض اور عوامل سدِّ راہ ہیں۔ ان میں سے ایک مغربی تمدّن ہے۔ جس کے افریقی لوگ دلدادہ ہو رہے ہیں۔ مادہ پرستی اور بے راہ روی اس تمدن کا خاصّہ ہے۔ مغربی تمدّن کے طلسم کو پاش پاش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی مشیّت میں ایک ٹھوکر مقدّر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "یہ لوگ اسلام کی ڈیوڑھی پر ہیں۔ ایک غیب کا دھکّا لگے گا تو تمہارے بھائی ہو جائیں گے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۳۴) یہ دھکّا جلد یا بدیر لگنے والا ہے۔ حضورؑ کے ایک کشف میں بتایا گیا ہے کہ احمدیّہ جماعت دنیا کو ایک نیا نظام دے گی۔ اور ایک نئی زمین اور نیا آسمان تخلیق ہوگا۔ شاید انتظار اس بات کا ہے۔ کہ موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق ہم اس نئے اسلامی نظام کو اپنے شعبہائے زندگی میں رائج اور مستحکم کر کے کب اس قابل بناتے ہیں۔ کہ وہ فرسودہ نظاموں کی جگہ لے لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکز سے رابطہ پیدا کیجئے
25-C کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ - ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳- فیروز پور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

تبلیغی جہاد

از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ کینیا و یوگنڈا و لائبیریا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو تقریباً بیس سال بیرون پاکستان تبلیغ کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اور پورے پانچ سال اندرون پاکستان بھی اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق ملی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس عرصہ میں سے تقریباً گیارہ سال میں نے مغربی افریقہ کے تین ممالک یعنی سیرالیون۔ گھانا اور لائبیریا میں صرف کئے اور ۹ سال کا عرصہ مشرقی افریقہ کے دو ممالک کینیا اور یوگنڈا میں بسر کرنے کا موقعہ ملا۔ اس اثناء میں لائبیریا میں مشن قائم کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اس خاکسار کو عطا کی۔ اندرون ملک خاکسار نے جون ۱۹۶۸ء سے اگست ۱۹۷۲ء تک ضلع شیخوپورہ میں بطور مبلغ کام کیا۔ سب جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس احقر خادم کی حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے اپنی خاص تائید و نصرت سے مسلسل نوازا۔ فلِلّٰہِ الحمد۔

تبلیغ اسلام میں کامیابی کے عوامل

بیرون پاکستان جو عوامل اسلام کی کامیابی کے لئے ممد اور معاون ثابت ہوئے ان کا خاکہ درج ذیل ہے۔

ا۔ انفرادی ملاقاتیں۔ معززین شہر و علاقہ سے میل ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کرنا عموماً اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔ لیکن مبلغ کے لئے مردم شناس ہونا ضروری ہے۔ اور اسے جلد یہ معلوم کر لینا چاہیئے کہ آیا زیر تبلیغ شخص کو بار بار ملنا مفید ہے یا نہیں اگر مفید ہو تو سلسلہ ملاقات جاری رکھ کر کوئی نتیجہ پیدا کرنا چاہیئے ورنہ کوئی اور قابل آدمی تلاش کرنا چاہیئے۔

ب۔ پمفلٹ تقسیم کرنا۔ یہ ذریعہ تبلیغ بہت عمدہ ہے اور چونکہ افریقنوں میں عام طور پر تعصب کم ہوتا ہے اس لئے اکثر لوگ بڑے شوق سے پمفلٹ لے لیتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو پمفلٹ دیئے جائیں ان سے ان کا پتہ دریافت کر کے بعد ازاں انہیں مل کر سلسلہ تبلیغ شروع کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں اگر ممکن ہو تو اشخاص کے نام یاد کر لئے جائیں اور بوقت ملاقات انہیں ان کے نام سے مخاطب کر کے سلسلہ کلام شروع کیا جائے تو اس کا نفسیاتی لحاظ سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج۔ فروخت کتب۔ یہ ذریعہ تبلیغ بھی نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اور "ہم خرما و ہم ثواب" والی بات ہے یعنی اس سے سلسلہ کو مالی فائدہ بھی پہنچتا ہے اور تبلیغ کی بنیاد بھی بندھ جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے لائبیریا میں ایک نہایت ہی مفید تجربہ ہوا ہے جس سے سلسلہ کو بہت ہی فائدہ پہنچا اور لائبیریا مشن کا استحکام اسی سے ہوا۔ بات اس طرح ہوئی کہ لائبیریا کے معاشرہ کا اعلیٰ طبقہ بوجہ اپنی امارت کے بڑا متکبر اور خود پسند ہے۔ میں نے جب شروع شروع میں چند بڑے بڑے آدمیوں سے ملاقات کی۔ تو ان کی ملاقات حوصلہ افزا ثابت نہ ہوئی۔ اور اس سے مجھے طبعاً رنج بھی ہوا اور میری خودداری کو بھی ٹھیس لگی۔ اور کئی دفعہ میں نے اپنے مولیٰ کے حضور عرض کی۔ کہ اے میرے مولیٰ! کیا میں اسی طرح ان کے پیچھے بھاگتا رہوں گا کیا کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ یہ بھی میرے پیچھے بھاگیں اور میں بجائے ان کے پاس جاؤں ان کو اپنے مکان پر ہی عزت کے ساتھ تبلیغ کر سکوں میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس عاجزانہ درخواست اور دعا کو قبول کیا اور مجھے وہ طریق سمجھا دیا جس کے نتیجہ میں بڑے بڑے لوگ بھی عموماً میرے مکان پر آنے کے لئے مجبور ہو گئے۔

یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ میں نے مرکز کی اجازت سے کتب کا کاروبار اپنے مشن پر شروع کر دیا جب پہلے میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے ہمارے مغربی افریقہ کے ایک پائونیر مبلغ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحومؓ کی لکھی ہوئی کتاب "Life of Mohammad" منگوائی اور اس کو فروخت کیا۔ بعد ازاں میں نے اس سلسلہ کو وسعت دی اور انگلستان کے دیگر بڑے بڑے ناشر اداروں سے علمی کتب درآمد کر کے بعض لڑکے کمیشن کی بنیاد پر رکھکر اُن سے ان کتب کو شہر کے محلوں اور گلیوں میں بکوانا شروع کر دیا۔ ہر کتاب پر یہ مہر لگی ہوئی ہوتی تھی۔ کہ اس قسم کی کتب ہمارے مشن سے مل سکتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محض چند مہینوں میں ہمارا مشن مرجع خلائق بن گیا۔ اور میں اپنے مشن پر ہی بیٹھکر بڑے بڑے لوگوں۔ دانشوروں، پروفیسروں اور وکیلوں سے ملنے لگ گیا۔ اور کتب تو صرف بہانہ تھیں ان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا جس سے خوب فائدہ اٹھایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس تعلیم کو میں نے مزید وسعت اس طرح دی کہ لائبیریا میں مختلف قسم کی یورپین اقوام بستی تھیں ان سب کا رجوع مشن کی طرف کرنے کے لئے میں نے یہ کیا کہ ان میں سے چند علم دوست لوگوں کو مل کر ان کی قوم کے ذوق کے مطابق ان کے ملک کے ناشران سے ان کی زبان میں کتب درآمد کیں جس سے آمد بھی بڑھی اور حلقہ تعارف بھی وسیع ہوا اور ساتھ ہی تبلیغ کو بھی وسعت ملی اور مجھے یہ بتاتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

فضل سے محض ۲۰ مہینے کے عرصہ میں مَیں نے اسی طریق سے کم و بیش تیس ۳۰ ہزار روپیہ بصورت نقد و سرمایہ کتب کے لئے جمع کر لیا اور جیسا کہ میرے بعد وہاں جانیوالے مبلغین نے مجھے بتلایا ہے اسی بک شاپ کی آمد سے مسجد دیا میں مشن ہاؤس اور احمدیہ مسجد کی تعمیر ممکن ہوئی۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مَیں بک شاپ میں بیٹھکر ہمہ وقت کتب فروشی کا کام نہیں کرتا تھا بلکہ صرف چند گھنٹے صبح و شام بک شاپ میں بیٹھتا جو میرا دفتر بھی تھا اور باقی وقت تبلیغ و تربیت میں صرف کرتا۔ کتب فروشی کا اصل کام ان نوجوانوں سے لیتا جو سارا دن شہر میں گھوم پھر کر کتب فروخت کرتے اور شام کو اپنا کمیشن وصول کر کے نقد رقم اور بقیہ کتب مجھے دے جاتے۔

۷۔ پبلک لیکچرز۔ یہ ذریعہ بہت مفید اور کارآمد ہے اور اسکے تین طریق ہیں۔ ایک طریق یہ ہے کہ آپ کسی سکول یا کالج میں کسی ایسے موضوع پر لیکچر دیں جس سے طلبہ کے جنرل نالج میں اضافہ ہو۔ مثلاً پاکستان کا تعارف کرایا جائے یا مشرق وسطیٰ کے کسی ملک پر کوئی لیکچر دیا جائے۔ اور اگرچہ آپ اس لیکچر میں براہ راست تبلیغ نہ کر سکیں گے لیکن ضمناً احمدیت کا ذکر ہو سکتا ہے اور آپ اپنا اور اپنے کام کا تعارف بھی کرا سکتے ہیں۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ آپ جب بھی کسی پبلک جگہ یا پبلک ہال میں کوئی پبلک لیکچر ہو وہاں حاضر ہوا کریں اور بعد ازاں جب سوالات کا موقعہ آئے تو کوئی مناسب سوال آپ خود کریں اس سے آپ کا تعارف علمی حلقوں میں ہو جائے گا جس سے آپ بعد ازاں اس طرح اٹھا سکتے ہیں کہ وہاں موجود لوگوں سے واقفیت حاصل کر کے ان کے مکانوں یا دفاتر وغیرہ میں ان سے مل کر انہیں زبانی تبلیغ بھی کر سکتے ہیں اور کتب بھی فروخت کر سکتے ہیں۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ آپ کسی چیف ڈھم میں جا کر وہاں کے چیف کو کہیں کہ میں سلسلہ احمدیہ کا مبلغ ہوں اور میں آپ کے کورٹ میں (جو پبلک ہال کا کام بھی دیتا ہے) آپ کے لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتا ہوں۔ مغربی افریقہ میں ہم اس طریق سے عموماً کام لیتے ہیں اور اس قسم کی درخواست سوائے شاذ و نادر کے عموماً قبول ہو جاتی ہے۔ اور چیف ازراہِ مہربانی اپنے کورٹ کی ڈونیشن دلوا دیتا ہے۔ جس سے لوگوں کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ آج چیف کے کورٹ جیسے وہاں باری کہا جاتا ہے میں کوئی بات ہے اس لئے وہ وہاں پہنچنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور آپ انہیں لیکچر دے کر اپنے فریضہ تبلیغ سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸۔ پریس کے ساتھ رابطہ نہ صرف اچھا بلکہ بے حد ضروری ہے اس کے حصول کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ Letters to the Editor والے کالم میں کبھی کبھار عام پبلک کی دلچسپی کا کوئی خط لکھیں اور یہ طریق جاری رکھیں اس سے آپ کا پبلک میں تعارف بھی ہو جائے گا اور پریس کے

ساتھ رابطہ بھی قائم ہو جائے گا۔ اس ضمن میں ایک طریق یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جب کسی اخبار میں کوئی بات خلاف اسلام چھپے تو آپ کو اس کا جواب دینا چاہیئے۔ اور معقول جواب کو ہر ایڈیٹر عموماً چھاپ دیتا ہے۔

پریس کے ساتھ رابطہ کے ضمن میں مجھے ایک دفعہ بہت ہی عمدہ موقعہ ملا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب ۱۹۶۴ء میں میں نے ممباسہ (کینیا) مشن کا چارج سنبھالا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کا ایک روزانہ اخبار ممباسہ ٹائمز ہر ہفتہ کے دن ایک ہفتہ وار مضمون بعنوان Saturday Christian Column. شائع کرتا تھا۔ میں نے اس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی اور کہا کہ چونکہ تمہارے اخبار کو ہزاروں مسلمان بھی خریدتے ہیں۔ تم ایک مضمون بعنوان Friday Muslim Column. کیوں شائع نہیں کرتے وہ کہنے لگا کہ یہاں کے مسلمانوں میں کوئی رائٹر نہیں ہے میں نے کہا کہ یہ کام میں سرانجام دوں گا وہ ایڈیٹر ایک متعصب انگریز تھا اور ہمارے مشن کو اچھی طرح جانتا تھا۔ کہنے لگا کہ تم یہاں کی مسلم ایسوسی ایشن کو منوا لو اگر وہ مان جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اس کا خیال تھا کہ نہ مسلم ایسوسی ایشن بوجہ ہماری دشمنی کے اس بات کو مانیگی اور نہ ہی اسے یہ مضمون شائع کرنا پڑے گا لیکن خوش قسمتی سے اس وقت وہاں کی مسلم ایسوسی ایشن کے صدر ایک پنجابی ڈاکٹر رانا تھے جو ہمارے بہت مداح تھے۔ جب میں نے اس کے سامنے یہ معاملہ رکھا تو اس نے فوراً ٹیلیفون پر ایڈیٹر کو اپنی منظوری سے مطلع کر دیا۔ اور میں نے ہر جمعہ کے روز اس اخبار میں ایک مضمون بعنوان بالا لکھنا شروع کر دیا اور یہ سلسلہ ایک لمبا عرصہ جاری رہا۔ بعد ازاں جب میں کینیا مشن کا انچارج بنکر نیروبی چلا گیا تو وہاں سے بھی یہ مضمون اسے باقاعدہ بھیجتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے یہ کام مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی کے سپرد کر دیا اور وہ اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے اس طریق کے علاوہ اگر کسی جگہ مشن کی طرف سے اپنا اخبار جاری ہو سکتا ہو تو یہ تو نور علیٰ نور والی بات ہے۔ اور ایسا ضرور کرنا چاہیئے۔

۶۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کا استعمال تبلیغ کے لئے بے حد مفید اور مؤثر ہے لیکن اس ذریعہ کا حصول کافی مشکل ہے۔ اس لئے شروع شروع میں جو طریق میں نے استعمال کیا وہ یہ تھا کہ ۱۹۴۸ء میں اپنے قیام فری ٹاؤن کے دوران ایک دفعہ روزوں کے متعلق میں نے اپنا ایک چھوٹا سا مضمون لکھا اور اس کو وہاں کے انگریز پبلک ریلیشن آفیسر کے پاس لے کر گیا اور کہا کہ میں یہ مضمون لوکل ریڈیو پر پڑھنا چاہتا ہوں اس نے معمولی سے ردّ و بدل کے ساتھ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دیدی۔ اس کے بعد میں ہر اسلامی تہوار پر ایسا کرتا

اور مجھے اپنا مضمون براڈکاسٹ کرنے کی اجازت مل جاتی۔ دوسرے ہی روز میں اس کی نقل مقامی اخبار کو بھی دے دیتا اور وہ بھی اسے بڑے شوق سے شائع کر دیتا اور اس طرح گویا ایک تیر سے دو شکار کرنے کا ایک مستقل سلسلہ شروع ہو گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں نے اس کی اطلاع اس وقت کے مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کو دی تو انہوں نے اپنی زیر نگرانی مغربی افریقہ کے سب ممالک کے مبلغین کو اس نمونہ کی تقلید کرنے کی تحریک کی جس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور اکثر مبلغین نے اس کی اقتداء میں اپنے اپنے ممالک میں کوشش شروع کر دی اور اس طرح سارے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہو گیا جو بعد ازاں ٹیلیویژن تک بھی پہنچا اور اب تک اس سے سینکڑوں مواقع حاصل ہو کر اسلام کو بالواسطہ تقویت پہنچی ہے۔

مجھے اپنے عرصہ قیام افریقہ میں جن مذاہب سے سابقہ پڑا ہے اس میں سرفہرست عیسائیت ہے اور بالخصوص الوہیت مسیح۔ عیسائیت کا عالمگیر ہونا اور تعدد ازدواج جیسے مسائل زیر بحث آتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا علم کلام ایسا قوی مؤثر اور پُر حجت ہوتا ہے کہ عیسائی اس کے سامنے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اکثر جگہوں پر کیتھولک فرقہ نے اپنے متبعین کو ہمارا لٹریچر پڑھنے سے منع کر رکھا ہے۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سیرالیون میں ایک دفعہ جب میں نے ایک عیسائی افریقن پادری کو اپنا انگریزی لٹریچر فروخت کیا۔ تو اس نے خرید تو لیا۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ یہ لٹریچر مجھے نہ دیا جائے کیونکہ اس کے پڑھنے سے میرا ایمان ڈانواں ڈول ہونے لگتا ہے۔ اور تعدد ازدواج کے موضوع پر فری ٹاؤن (سیرالیون) کے ایک مشہور و معروف پادری ریورنڈ لامینا سانکوہ مرحوم سے جب میری گفتگو ہوئی تو اس نے اس بارہ میں سب سے بڑا اعتراض یہ کیا کہ انسان ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں سب سے ایک جیسی محبت نہیں کر سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ تعدد ازدواج کی بہت سی وجوہات ہیں جن کے باعث اسلام اس کی باامرِ مجبوری اجازت دیتا ہے۔ اور اگر تمہاری سب سے بڑی دلیل اس کے خلاف یہی ہے تو پھر بیٹا بھی صرف ایک ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ انسان سب بیٹوں سے بھی ایک جیسی محبت نہیں کر سکتا ہے۔ وہ پادری بہت عالم فاضل تھا کہنے لگا کہ اگرچہ میں تمہاری اس دلیل سے پوری طرح مطمئن نہیں ہو سکا۔ تاہم میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ تم نے اس وقت میرا منہ ضرور بند کر دیا ہے۔ عیسائیت کے بعد ہمارا واسطہ مذہبی میدان میں عموماً سُنّی علماء و شیوخ سے ہوتا ہے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ یہ سب احمدیت سے خم کھاتے ہیں۔

تائیداتِ الٰہیہ:۔ ویسے تو افریقہ جیسے ملک

میں ۲۰ سال تک فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی توفیق ہی اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی تائید کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ تاہم کچھ اور بھی ایسے مواقع مجھے یاد ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید سے ہمارے ایمان کو مزید تقویت دی۔ اس کا کچھ تذکرہ درج ذیل ہے

مغربی افریقہ پہنچنے کے بعد میرے لئے سب سے بڑی مشکل انگریزی زبان کی تھی۔ جو خاکسار کو بالکل نہ آتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ میں نے بغیر کسی ٹیوٹر کے ایک سال کے اندر اندر یہ زبان نہ صرف سیکھ لی بلکہ اس قابل بھی ہو گیا کہ میں نے اس میں لیکچر دینے اور اخبارات میں چھوٹے چھوٹے مضامین اور خطوط لکھنے شروع کر دیئے۔

دوسرا تائیدی نشان دوران تبلیغ مجھے یہ نظر آیا کہ سیرالیون کے شہر روکوپر میں جب ایک نوجوان نے احمدیت قبول کی۔ تو وہاں کا سیکشن چیف جو مسلمان تھا اور احمدیت سے بغض رکھتا تھا اس نے اس احمدی نوجوان کو ٹیکس کی بروقت عدم ادائیگی کے بہانہ سے پھانس کر بہت زدوکوب کیا یہ ایک ایسا معاملہ تھا کہ میں اس میں مداخلت نہ کر سکتا تھا لیکن میرے دل میں اس وجہ سے بہت قلق پیدا ہوا اور طبعاً دعا کی۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ بالکل تھوڑے عرصہ کے بعد جب یہ شخص اسی شہر کے سامنے والے دریا میں کسی شادی میں شرکت کے لئے ایک کشتی پر بیٹھنے لگا تو یکدم اس کے اور اس کے ساتھیوں کے بوجھ سے کشتی ایک طرف جھک کر الٹ گئی اور یہ شخص گہرے پانی میں گر کر چند منٹ کے اندر اندر مر کر اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کی لاش نکالی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرے تائیدی نشان کا میں پریس کے ضمن میں ذکر کر آیا ہوں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کینیا کے شہر ممباسہ میں ایک عیسائی انگریزی روزنامے میں ہر ہفتہ ایک مضمون اسلام کے متعلق لکھنے کی مجھے توفیق عطا فرمائی۔

چوتھا تائیدی نشان مجھے یوگنڈا میں نظر آیا جبکہ ایک کینیڈین عیسائی پادری مارس ہرٹو نے کمپالہ میں آکر ایک Faith Healing Miracles مہم شروع کی جس میں وہ علم توجہ سے بعض معمولی قسم کے مریضوں کو شفا دیتا اور اپنی اس چالاکی کو عیسائیت کی سچائی کے لئے بطور نشان پیش کرتا۔ اس وقت یعنی ۱۹۶۳ء میں کمپالہ میں متعدد مسلمان فرقے آباد تھے لیکن کسی کو بھی اس پادری کو چیلنج کرنے کی جرأت نہ ہوئی لیکن مسیح محمدی کے اس خادم کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ توفیق دی اور میں نے بذریعہ اخبارات اسے یہ چیلنج دیا کہ یہ کوئی روحانی معجزے نہیں ہیں اس لئے اگر تم فی الحقیقت عیسائیت کو سچا سمجھتے ہو تو پھر اس کا آسان طریق یہ ہے کہ ہم دونوں طبی تصدیق شدہ

کچھ مریض لیکر اُن کو آپس میں نصف نصف بانٹ لیں اور اپنے اپنے حصّہ کے مریضوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے شفایابی کی دعا مانگیں اور جس کے مریض زیادہ شفایاب ہوں اس مذہب کو سچّا تسلیم کر لیا جائے لیکن اس پادری کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت اور ہمت نہ ہوئی اور سب اخباروں اور یوگنڈا ریڈیو پر ہماری اس تبلیغی مہم کا ذکر نمایاں طور پر آیا اور ہمارا اس پر کچھ بھی خرچ نہ ہوا۔ جبکہ اس شخص نے قدِ آدم پوسٹر۔ پورے پورے اخباری صفحات اور مختلف ہالوں کے کرایوں پر بلا مبالغہ ہزارہا روپے خرچ کئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے مسیح محمدی کے خادموں کو بغیر کسی رقم خرچ کرنے کے عیسائی منادوں پر ایک نمایاں فتح نصیب کی۔ جس کا تذکرہ سارے یوگنڈا میں ہوا۔ اور کئی غیر از جماعت مسلمانوں نے ہمیں اس پر مبارک باد پیش کی۔

ہماری تبلیغ کا مجموعی تاثر

مغربی اور مشرقی افریقہ ہر دو میں ہماری کامیاب تبلیغی مہم کا مجموعی تاثر بفضلہٖ تعالےٰ نہایت ہی خوشکن ہے اور مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ سیرالیون میں ایک مسلمان انسپکٹر آف سکولز مسٹر ڈورے سے جب میں ملا۔ تو اس نے مجھے برملا کہا You people have یعنی تم لوگ brought the inspiration

ہمارے لئے اسلام کی ترقی کی ایک نئی روح لیکر آئے ہو۔ اور ایک اور ممتاز مسلمان مسٹر مصطفےٰ سنوسی (جو سیرالیون کا نائب وزیر اعظم بھی رہ چکا ہے) نے ایک دفعہ برملا یہ اعتراف کیا۔ کہ اگر تم لوگ نہ آتے تو سارا ملک چند سال کے اندر اندر عیسائی ہو جاتا۔ اور کینیا میں مجھے نیروبی میں جنوبی افریقہ کے ایک ممتاز مسلمان مسٹر جمّل کا ایک دفعہ خط موصول ہوا۔ کہ میں آپ لوگوں کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ایک ایسی کامیاب مہم شروع کر رکھی ہے کہ سب سُنّی علماء و شوخ ملکر بھی اس کا عشر عشیر نہیں کر سکے اور نہ ہی کر سکتے ہیں اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ایک دفعہ نیروبی مشن کے دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ جنوبی افریقہ کا ایک اور مسلمان جو شاید یورپ جا رہا تھا مجھے ملنے آیا۔ یہ احمدیت کا مخالف معلوم ہوتا تھا اسلئے دوران گفتگو میں نے اسے کہا کہ ہمارے آپس میں لڑنے جھگڑنے سے اسلام کو کیا فائدہ ہوگا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ آپ بھی ہماری طرح تبلیغ اسلام کیلئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں اور باقاعدہ تبلیغی مراکز قائم کر کے اسلام کی خدمت کریں۔ تو میری حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب اس کے مُنہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے کہ آپ لوگوں نے تو کوئی جگہ چھوڑی ہی نہیں جہاں جا کر ہم تبلیغ کر سکیں۔ یہ کیسا سچّا اعتراف ہے احمدیّت کے ذریعہ اسلام کی عالمگیر تبلیغ کا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض تبلیغی یادوں کے چراغ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین زندگی مبلغین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات اور ہدایات میں سب سے اہم مبلغین کا ذاتی نمونہ یعنی اسلامی تعلیم پر ان کا اپنا تعامل نیز اپنی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے متواتر دعا اور راہنمائی طلب کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ خصوصیت بھی ان میں ہونی ضروری ہے کہ انہیں تبلیغ کی ایسی لگن ہو کہ وہ اس انتظار میں نہ رہیں کہ کب کوئی موقع پیغام حق دوسروں تک پہنچانے کا انہیں میسر آتا ہے بلکہ وہ خود ایسے مواقع کی تلاش میں رہیں۔ اور متعلقہ ملک کے حالات کے مطابق اِدھر اُدھر گھوم پھر کر اور لوکل اخبارات و لوکل پریس اور دیگر وسائل سے اپنے خود تبلیغی موقعے اور تقاریب پیدا کریں۔ اپنے حلقہ اور ماحول کے متعلق انہیں روزانہ یہ علم ہونا چاہیئے کہ آج کہاں کہاں پیوائیویٹ یا گورنمنٹ لیول پر کس نوعیت کے اجتماعات وغیرہ ہو رہے ہیں۔ اور کس مذہب کس سوسائٹی یا کلب وغیرہ میں کوئی جلسہ یا تقاریر ہیں۔ اس طرح انہیں بعض تقریبوں میں خود شمولیت کے وہ دوسرے لوگوں کو اپنے حلقہ اور تقریبوں میں مدعو کرنے اور ان سے تعارف و تبلیغ کے بھی ذرائع میسر آتے ہیں۔

اس سلسلہ میں عملی نمونہ کے طور پر خاکسار اب سے کوئی پینتیس ۳۵ سال قبل کا اپنا ایک تبلیغی واقعہ قارئین تحریک جدید کے لئے پیش کرتا ہے جس میں اسلام کے بعض دشمن اور مخالف پادریوں اور مشنریوں کے اپنے دوغلے یا منافقانہ رویہ اور ہم مبلغین اسلام سے ان کی بدسلوکی کی ایک جھلک بھی پائی جاتی ہے۔

سعید روحوں کی تلاش

مغربی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر سیرالیون ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کا رقبہ تقریباً ۳۱ ہزار مربع میل اور آبادی تقریباً پچیس تیس لاکھ ہے اس ملک میں بطور مبلغ اسلام مجھے کوئی بیس سال کام کرنے کا شرف حاصل رہا ہے آج کل یہ مشن خدا کے فضل سے دنیا کے اہم ترین احمدیہ مراکز میں سے ہے۔ ابتداء میں اس مشن کے پہلے باقاعدہ مبلغ حضرت مولانا نذیر احمد علی مرحوم کو اور ان کے ساتھ مجھے بھی بہت محنت و مشقت سے

کام لینے اور کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر خدا کے فضل سے ہم کامیاب ہوتے چلے گئے ۱۹۳۷ء میں اس مشن کی ابتداء ہوئی۔ ۱۹۴۰ء تک چند جماعتیں قائم ہوگئیں مگر ملک میں مخالفت کا طوفان تھا۔ ہمارا اس وقت تک کوئی باقاعدہ مرکز نہ تھا ہم دونوں خانہ بدوشوں کی طرح سارے ملک میں اکثر گاؤں گاؤں بستی بستی تبلیغی لحاظ سے زرخیز مٹی اور سعید روحیں ڈھونڈتے پھرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور خلیفۂ وقت کی دعائیں اور رہنمائی ہمارے ساتھ رہتی اور آہستہ آہستہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں قائم ہوتی جاتی تھیں جہاں بھی چند لوگ سچائی قبول کر لیتے ہم انہیں کے ساتھ ان کے کچے کوٹھوں اور جنگلوں میں کچھ دن کے لئے رہ پڑتے اور انہیں کے جنگلی افریقن کھانوں پر گزارہ کرتے۔ بعد میں آنے والے مجاہدین نے بھی ہمارا ساتھ دیا۔ اور اپنی قربانیوں اور محنت سے وہ بھی مسیح موعود علیہ السلام کے اس نئے باغ کی آبیاری اور باغبانی کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آج سارا سیرالیون ملک اس گلشن کے روحانی پھل کھا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متحدہ کرسچن کونسل کی کانفرنس

ان دنوں سیرالیون میں ہماری مخالفت سب سے زیادہ اس ملک کے عیسائی مشنوں کی طرف سے ہوتی تھی خصوصاً جب سے وہ ملک کے بعض علاقوں میں ہمارے ساتھ پبلک مناظرے اور بحث کر کے بری طرح شکست کھا چکے تھے۔ اور ہمارے روکوپر احمدیہ سکول اور باؤ ماہوں احمدیہ سکول کھلنے پر ان دونوں قصبوں میں عیسائی مشنوں کے سالہا سال پرانے دونوں سکول بند ہو چکے تھے کیونکہ ان کے طلبہ ہمارے سکولوں میں منتقل ہو گئے تھے

سیرالیون کا شہر "بو" چونکہ سارے ملک کے وسط میں واقعہ تھا اس لئے جملہ عیسائی مشنوں کی متحدہ کرسچن کونسل کی سالانہ کانفرنس ہر سال جولائی کے مہینہ میں اسی شہر میں ہوا کرتی تھی۔ سوائے کینیھولاک مشن کے مغربی افریقہ کے باقی تمام عیسائی چرچ اور مشن یونائیٹڈ کرسچن کونسل کے ممبر تھے۔ گویا ہمارے خلاف یہ ان کا متحدہ محاذ تھا۔ ۱۹۴۳ء میں یونائیٹڈ کرسچن کونسل نے کسی وجہ سے فیصلہ کیا کہ اس سال جولائی میں صرف سیرالیون ہی کے نہیں بلکہ مغربی افریقہ کے تمام عیسائی مشنوں کے بشپ اور نمائندے کونسل کی سالانہ کونسل میں شامل ہوں گے اتفاق سے جولائی ۴۳ء میں خاکسار اور مولانا الحاج نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ مبلغ انچارج دونوں "بو" میں اپنے مرکز کے لئے زمین کے حصول کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سے مقیم تھے۔ کرسچن کونسل کی اس کانفرنس کے لئے لوکل انگریز افسران اور گرامر سکول ہائی سکولوں کے انگریز ہیڈ ماسٹر بھی پوری دلچسپی لے رہے تھے اور آنے والے ان پادریوں کے

قیام و طعام کے انتظام میں عملاً گورنمنٹ نے بھی بھرپور تعاون کیا اور ان کی کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ ہم نے کوشش کی کہ بطور زائر و سامع ہمیں بھی ان کی کارروائی سننے کی اجازت مل جائے مگر نہ مل سکی۔ تاہم ہمارے بعض دوست عیسائی افریقن ٹیچروں کے ذریعہ ہمیں ان کے پروگرام اور مشاورت کے ایجنڈا کی مطبوعہ کاپی مل گئی جس میں ایک آئیٹم یہ بھی تھا۔ کہ کس طرح ہمارا مقابلہ کرکے ہمیں کالعدم اور بے کار کیا جائے۔ چنانچہ کانفرنس میں اس پر بحث بھی ہوئی اور ہمارے خلاف محکمہ تعلیم میں احتجاج کیا گیا کہ جہاں جہاں عیسائی مشن اور سکول عرصہ سے قائم ہیں وہاں ہماری آمد و رفت بند کردی جائے اور کوئی سکول وغیرہ کھولنے کی ہمیں اجازت نہ دی جائے کیونکہ نہ ہمارے پاس فنڈ ہیں نہ مناسب استاد ہیں نہ ہم علم اور تجربہ سے آراستہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس وقت چونکہ ہمارے دونوں سکول محکمہ تعلیم کے قواعد کے مطابق کامیابی سے چل رہے تھے۔ اور علاقہ کے لوگ ہمارے مؤید تھے اس لئے گورنمنٹ نے کونسل کے اس احتجاج وغیرہ پر کوئی نوٹس نہ لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیڑھ صد پادریوں کو تبلیغ

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ کو جنون کی حد تک تبلیغ کا شوق اور دُھن تھی۔ مذکورہ بالا کرسچن کانفرنس کا تیسرے روز کا آخری اجلاس ابھی ہو رہا تھا۔ کہ مجھے یاد ہے کہ اس روز خاکسار اور حضرت مولوی صاحب لکڑی اور گھاس کی ایک ٹوٹی سی چارپائی پر اپنے رومال بچھا کر دوپہر کا کھانا بند مچھلی کا ایک ڈبہ کھولکر کچھ ٹماٹر اور مرچیں اور ڈبل روٹی کھا رہے تھے کہ اچانک حضرت مولوی صاحب ذرا اچھلتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے "آج عیسائیت پر حملہ کا دن ہے۔ تیار ہو جاؤ۔ آج ان عیسائی لیڈروں پر تبلیغی بلّہ بول دیں۔ سارے مغربی افریقہ کے عیسائی لیڈر اس وقت "بوؔ شہر میں موجود ہیں۔ ہر ایک سے ملکر اسلام کے مجاہد آج ان پر اتمام حجت کر دیں۔ انہوں نے ہمیں معمولی سمجھا ہے۔ آج ان پر واضح ہو جائے۔ کہ مسیح محمدی علیہ السلام کے حواری اور حق کے علمبردار کسی سے مرعوب نہیں ہو سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ مَیں نے مولوی صاحب کو عرض کیا۔ بہت خوب سمعًا و طاعۃً۔ اس موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اس وقت جملہ عیسائی مشنوں کے لیڈروں اور بشپوں سمیت کوئی ڈیڑھ سو یورپین اور افریقن پادری "بوؔ میں موجود تھے بشپ تقریباً سب کے سب گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس اور بوگورنمنٹ سکول کے کوارٹروں اور اپنے مشنوں کے مراکز میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس ہزاروں کی تعداد میں قبر مسیح کا اشتہار مطبوعہ

لنڈن اور ایک سو کے قریب سکندر آباد کی مطبوعہ ٹیچنگ آف اسلام اور بہت سا لٹریچر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کی طرف سے برآمدہ موجود تھا۔

عیسائی سربراہوں پر اتمام حجّت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت ہمارے پاس تین نوجوان ہم سے دینی ٹریننگ اور عربی پڑھا کرتے اور ہمہ وقت ساتھ رہتے تھے۔ جن میں سے ایک مسٹر محمد کمانڈا بونگے Bongay آجکل سیرالیون احمدیہ مشن کے جنرل سیکرٹری اور ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اور کئی بار ربوہ آچکے ہیں۔ ہم نے انہیں قبر مسیح کشمیر میں کا اشتہار اور دوسرے بہت سے ٹریکٹ دیکر انہیں ہدایت کی سب پادریوں کی رہائش گاہوں وغیرہ کا پتہ کریں اور ہر یورپین اور افریقن پادری کو یہ لٹریچر پیش کر کے اتمام حجت کریں اور جہاں بات کرنے کا موقع ملے جرأت سے تبلیغ کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو نہایت کامیابی سے ادا کیا اور واپس آکر زبانی تبلیغ کی دلچسپ گفتگوئیں اور واردا تیں ہمیں سنائیں ایک دو جگہ انہیں لالچ دینے کی کوشش بھی کی گئی کہ ان مولویوں کو چھوڑ کر ہمارے مذہب میں آجاؤ۔ ہم تمہیں اعلیٰ درجے کی تعلیم دلائیں گے مگر ہمارے نوجوانوں نے انہیں خوب TIT FOR TAT جوابات دیئے اور اسلامی لٹریچر بھی ان میں تقسیم کیا۔

خاکسار اور حضرت مولانا علی صاحب رضی اللہ عنہ نے ٹیچنگ آف اسلام۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں اور قبر مسیح اور دیگر ٹریکٹوں پر مشتمل کوئی بیس پچیس پیکٹ بنائے اور جملہ عیسائی مشنوں کے سربراہوں اور بشپوں کو ملنے کیلئے روانہ ہوئے۔ اور چند گھنٹوں میں ہم نے بشپ آف سیرالیون چرچ آف انگلینڈ لارڈ بشپ آف ویسٹ افریقہ۔ بشپ آف چرچ آف گاڈ ہیڈ آف دی اے ایم ای مشن۔ ہیڈ آف دی میتھوڈسٹ مشن۔ لارڈ بشپ آف اے ڈبلیو مشن۔ بشپ آف دی ویسٹ افریقن ای یو۔ بی مشن اور دیگر سب سربراہوں سے انکی رہائش گاہوں پر مل کر ہر ایک سے اپنا اور جماعت کا تعارف کرا کے انہیں لٹریچر پیش کیا۔ اور جہاں موقعہ ملا مسیحؑ کے صلیب پر نہ مرنے اور کشمیر جانے کی مختصر روئیداد بھی بیان کر دی۔ اکثر نے دلچسپی سے ہمیں سنا اور لٹریچر وصول کیا صرف لارڈ بشپ آف سیرالیون نے یہ کہکر ہمارا لٹریچر لینے سے انکار کر کے رد کر دیا۔ کہ میں آپ کے اور اسلام کے متعلق بہت کچھ پہلے ہی جانتا اور پڑھ چکا ہوں اور اس طرح ہمارا یہ تبلیغی مشن یا مہم خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح کامیاب رہی اور کسی کی طرف سے کوئی ناروا بات ہمیں نہ پیش آئی۔ سوائے اس کے کہ گورنمنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیسٹ ہاؤس تک پہنچتے پہنچتے ہمیں شدید بارش نے آگھیرا۔ تاہم چونکہ وہاں مغربی افریقہ کے یو بی سی مشن کے ہیڈ ریورنڈ ڈاکٹر موسلمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہیں ہم نے بہرحال مل کر تبلیغ کرنی تھی۔ یاد رہے کہ سیرالیون میں ان ایام میں ہمارا اس مشن سے دو مقامات پر شدید مقابلہ ہوا تھا اور روکوپر اور باؤ ماہون میں ہمارے نوزائیدہ سکولوں کی کامیابی کی وجہ سے ان کے دو نہایت پرانے سکول بند ہو گئے تھے اور اسلام کے خلاف ان کے ایک کتابچہ کے جواب میں ہماری طرف سے میرا لکھا ہوا ایک کتابچہ "یو بی سی UNITED BRETHREN IN CHRIST کو احمدیہ مشن کا کھلا چیلنج" شائع کر کے سارے ملک میں تقسیم کیا گیا تھا غالباً ہم سے براہ راست ٹکر لینے اور ناکامی کا منہ دیکھنے کی وجہ سے ہی مذکورہ بالا کرسچن کونسل کی کانفرنس کے ایجنڈے میں بھی اسی مشن نے ہی احمدیہ مشن کی کارروائیوں کو زیر غور لانے کی تجویز کی تھی۔

اگرچہ بارش خاصی زوروں پر تھی اور ہم نے گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس تک پہنچنے کے لئے ابھی تقریباً ایک فرلانگ مزید چلنا تھا۔ ہمارے پاس اس وقت صرف ایک ہی چھتری تھی جو بارش سے ہمارا کچھ بچاؤ کر رہی تھی۔ تاہم اس موسمی روک کے باوجود ہم یہ تہیہ کئے ہوئے تھے کہ اس ابتدائی دور میں ہم ادنیٰ مجاہدین مسیح محمدیؑ سے مذہبی ٹکریں لینے اور اپنے دو مضبوط محاذوں پر شکست کھانے والے حریف مشن کے سربراہِ اعلیٰ سے ہمارا آمنا سامنا ہو جائے وہ جان لے کہ ہم کس زمین کی مٹی کے انسان ہیں اور ہم انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابدی پیغام پہنچا کر ان پر اتمام حجت کر دیں اور انہیں یہ علم ہو جائے کہ مسیح محمدیؑ کے مجاہد ظاہری ٹھاٹھ اور آن بان نہ رکھنے کے باوجود کتنے سخت جان سادہ اور جفاکش ہوتے ہیں۔ اور کسی کی ظاہری شان و شوکت انہیں قطعاً مرعوب نہیں کرتی۔

گیسٹ ہاؤس تک پہنچتے پہنچتے ہماری شلواریں اور جوتے پانی سے شرابور ہو چکے تھے۔ ہم نے ان کی جائے رہائش معلوم کی۔ کمرے کا باہر کا دروازہ کھلا تھا اور اندر کمرے میں ذرا فاصلے پر وہ ہمیں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ ہمارے سلام کی آواز سنکر وہ باہر چلے آئے اور کہنے لگے آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں؟

ریورنڈ ڈاکٹر موسلمان کا نمونہ

حضرت مولوی علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے فوراً اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ہم اس ملک میں احمدیہ مشن کے مبلغین ہیں اور آپ ہی کی زیارت کے لئے آئے ہیں اس پر وہ کچھ جھینپ کر کہنے لگے آپ کو مجھ سے کیا کام ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ یہ دیکھ رہے تھے کہ ہم باہر کھڑے بارش سے بھیگ رہے ہیں انہوں نے ہمیں اندر آنے کی دعوت نہ دی۔ اور اپنے فربہ جسم سے دروازہ گھیر لیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دونوں ہاتھ دروازہ کی اوپر کی لکڑی سے ٹیک کر تسلی سے کھڑے ہو گئے اور مولوی صاحبؓ سے کہنے لگے۔ کہئے آپ مجھے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے مولوی صاحب کو عرض کیا کہ انہیں کہیں کہ آپ ہمیں پہلے اندر تو بٹھائیں مگر مولوی صاحب نے جلدی جلدی احمدیہ مشن کا تعارف اور مسیح موعودؑ کی آمد اور حضرت عیسیٰؑ کے صلیب پر نہ مرنے اور کشمیر کے سفر کا نہایت مختصر ذکر کیا جو وہ توجہ سے سنتے رہے اس دوران مجھے سخت غصہ آ رہا تھا۔ کہ یہ عجیب انسان ہے اتنے بڑے عیسائی مشن کا پیشوا ہونے کے باوجود اتنے اخلاق یا انسانیت کا مظاہرہ بھی نہ کر سکا۔ کہ ہمیں اندر بلا کر بات کرے اور خود مزے سے دروازے کے اندر کھڑا ہے جبکہ ہم باہر کھڑے بھیگ رہے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے انہیں ٹیچنگ آف اسلام اور دیگر ٹریکٹ پیش کئے۔ قبرِ مسیح کا ٹریکٹ اور تصویر دیکھ کر کہنے لگا۔ اس فراڈ سے آپ سیرالیون کے سادہ لوح لوگوں کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ اور بائیبل کو جھٹلا رہے ہیں۔ حالانکہ تمہارا قرآن بائیبل کا مصدق ہے اس پر مولوی صاحب نے انجیل سے ہی آٹھ دس واقعاتی ثبوت جلدی جلدی دہرا دیئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے صلیب پر مرنے کی بجائے بچکر کشمیر کا سفر کیا جو وہ خاموشی سے سنتے رہے اور مزید کچھ کہے بغیر یکدم تھینک یُو کہکر اندر چلے گئے۔ اور ہم وہاں سے واپس اپنی جائے رہائش پر لوٹ آئے

مگر راستے میں عیسائیت کے اس سربراہِ اعلیٰ کی اخلاقی پستی پر حیرانی اور افسوس کا اظہار کرتے رہے کہ انسانیت سے محبت اور ہمدردی اور شفقت کا دعویٰ کرنے والے اور اپنے مذہب اور خدا کو سراپا محبت کا نام دینے والے ان لیڈروں کا دوسرے مذہب کے لیڈروں سے محض اختلاف مذہب کی بناء پر کتنا بُرا سلوک ہے گویا ہاتھی کے دانت دکھانے کے اَور کھانے کے اَور والی مثال ان پر صادق آتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خاکسار نے گذشتہ چالیس سالہ تبلیغی میدان میں جس جس ملک میں بھی بطور مبلغ کام کیا ہے سینکڑوں عیسائی پادری اور دیگر مخالفین ہمارے ہاں آتے رہے مگر خاکسار اور ہمارے دیگر مبلغین نے کبھی کسی حریف پادری یا مولوی سے ذرا بھر خشکی سے بھی نہیں پیش آئے بلکہ اکثر ان کی خاطر و مدارات اور مہمان نوازی بھی کی۔ بلکہ ایک مشہور پادری کا لڑکا ڈاکٹر فشر جس نے "احمدیت" پر مقالہ لکھکر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اور اس کا وہ مقالہ شائع شدہ ہے جس میں اس نے ہمارے خلاف بہت زہر بھی اُگلا اور غلط بیانیاں کی ہیں وہ بھی مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں میں کئی کئی ہفتے ہمارا مہمان کے طور پر ٹھہر کر اپنا مقالہ مکمل کرتا رہا اور ہم نے ہر طرح اس کی خاطرداری اور مہمانی کی۔ اور ہر قسم کی کتب مہیا کیں، حتیٰ کہ بستر تک ہم نے مہیا کیا[۴۴]

۴۴ سیرالیون مشن میں وہ ایک ماہ ٹھہرے تھے۔ اس سے مسیح ناصری اور مسیح موسوی کے موجودہ حواریوں کے اخلاق کا بخوبی موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

نائیجیریا میں احمدیت کا نفوذ اور تدریجی ترقی

از مکرم مولینا محمد اجمل صاحب شاہد مبلغ نائیجیریا مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا جو کہ افریقہ کے مغربی ساحل پر ایک اہم اور عظیم ملک ہے۔ آجکل بڑی سرعت کے ساتھ اقتصادی اور معاشرتی میدان میں ترقی پذیر ہے۔ اسے نہ صرف مغربی افریقہ کے ممالک میں بلکہ تمام افریقہ میں دن بدن اہمیت حاصل ہوتی جارہی ہے اس کی ایک بڑی وجہ تیل کی دولت اور فراوانی ہے نیز یہ ملک اپنے رقبہ کی وسعت اور آبادی کی کثرت کی وجہ سے بھی دیگر ممالک پر کافی فوقیت رکھتا ہے۔

نائیجیریا میں، مذہبی لحاظ سے اگرچہ مسلمانوں کو نفری لحاظ سے غلبہ حاصل ہے لیکن عیسائی اور دیگر بدمذہب اقوام بھی کافی تعداد میں ہیں اور چونکہ علوم حاضرہ سے یہ اقوام زیادہ بہرہ ور ہیں۔ اس لئے علمی اور تجارتی میدان میں مسلمان ابھی بہت پیچھے ہیں۔ اب آہستہ آہستہ مسلمانوں کے علاقہ میں علم کے حصول کے لئے مواقع ترقی پذیر ہیں۔ مذہبی طور پر نائیجیریا کا نارتھ کا حصہ مسلمانوں کی غالب آبادی پر مشتمل ہے۔ ایسٹ میں عیسائی اور ساؤتھ میں عیسائی اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی ہے۔ تاہم ایسٹ اور ساؤتھ میں بدمذہب اقوام بھی کافی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔

اس ملک میں احمدیت کا تعارف آج سے تقریباً ساٹھ سال قبل سنہ ۱۹۱۶ء میں ساؤتھ کے علاقہ میں (جہاں ملک کا دارالخلافہ لیگوس موجود ہے) میں ہوا ابتدائی تعارف کافی مبہم اور غیر مؤثر تھا لیکن سنہ ۱۹۲۲ء میں جب مکرم مولینا عبدالرحیم صاحب نیّر لنڈن سے لیگوس میں تشریف لائے تو احمدیت کا مؤثر نفوذ شروع ہوا۔ چونکہ مسلمانوں میں رسوم و رواج لوکل عیسائی اور بدمذہب لوگوں کے ماحول کی وجہ سے کثرت سے موجود تھے۔ اور احمدیت ان پر تبرا رکھنے کے مترادف تھی۔ اس لئے مخالفت لازمی تھی۔ تاہم اسلام سے محبت رکھنے والوں کی ایک معقول تعداد حلقہ بگوشِ احمدیت ہوگئی۔ ان میں کثرت یوروبا بولنے والے لوگوں کی تھی صرف چند ایک نارتھ کے لوگوں میں سے جماعت میں شامل ہوئے۔

یہاں پر جماعت نے روحانی۔ اخلاقی۔ تعلیمی اور پھر میڈیکل میدان میں جو شاندار کام کیا اس کی وجہ سے جماعت کا اثر و رسوخ بڑھتا گیا اور مخالفت کم ہوتی چلی گئی۔ مسلمانوں کی تبلیغ کے لئے جو بھی سکیم ہوتی ہمیشہ جماعت اس پیش پیش ہوتی۔ مسلم طلباء کی تنظیم میں احمدی طلباء ہی انکے

رہبر اور لیڈر ہوتے۔ اسی طرح ریڈیو مسلم براڈ کاسٹنگ پروگرام کا زیادہ تر دارو مدار احمدی علماء کے ہاتھ میں تھا۔ جج کی تنظیم کے لیگوس اور ابادان میں سربراہ احمدی احباب تھے۔ غرض مسلمانوں کی تعمیر و ترقی کے ہر کام میں جماعت احمدیہ نمایاں کردار ادا کر رہی تھی۔ خاکسار جب نائیجیریا میں مارچ ۱۹۷۲ء میں وارد ہوا۔ اس وقت مجھے اس کا احساس ایئرپورٹ پر ہی ہوا۔ جبکہ پریس کے نمائندگان انٹرویو کے لئے موجود تھے۔ اور اخبارات میں اور ریڈیو میں خاکسار کی آمد کی خبر نشر ہوئی۔ اس سال جب ہم نے نائیجیریا کے باقاعدہ مشن کے پچاس سالہ جوبلی منانے کا فیصلہ کیا۔ تو ہماری یہ تقریبات بہت کامیاب ہوئیں۔ ہماری سالانہ کانفرنس میں اس سال وزیر صحت مکرم الحاج امینو کانو نے شرکت کی اور جماعت کی تعلیمی اور رفاہی مساعی کی علی الاعلان تعریف کی اور اسے دوسروں کے لئے مشعلِ راہ قرار دیا۔

لیکن الٰہی جماعتوں کے لئے وقتاً فوقتاً ابتلاء کئی وجوہ سے ضروری ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہماری جماعت پر بھی مخالفت کے کئی دَور آئے اور مخالفوں نے جماعت کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی۔ لیکن یہ مخالفت ہماری جماعت کی ترقی کا ذریعہ بن گئی اور خدائی تائیدات و نصرت کو جذب کرنے کا موجب۔ چنانچہ یہ امر کسی زندہ معجزہ سے کم نہیں ہے۔ کہ مخالفت کے جو طوفان جماعت کو ختم کرنے کے لئے اٹھائے گئے۔ جب اس کی شدت میں کمی آئی تو مخالفین نے دیکھا کہ جماعت ہر میدان میں پہلے سے مستحکم اور فعّال ہے اور اس مخالفت کے دَور میں جماعت نے جو غیر معمولی ترقی کی اسکی مثال اس کی سابقہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ

۱۔ انہیں ایام میں جماعت احمدیہ کو اپنی سنٹرل مسجد کی شاندار تین منزلہ بلڈنگ کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد کی تعمیر ایک عرصہ سے کئی روکوں کی وجہ سے معرضِ التواء میں تھی۔ مگر اس عرصہ میں خدا تعالےٰ نے اس کی تعمیر و تکمیل کے سامان پیدا فرما دیئے۔ لیگوس کی پوری جماعت ہر اتوار کو وقارِ عمل کے لئے جمع ہوتی۔ دیکھنے والوں کے لئے یہ عجیب منظر ہوتا۔ کہ جس جماعت کے نام کو مٹانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ جماعت پوری تندہی اور ہمت سے خود اپنے ہاتھوں اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے کوشاں ہے۔ وقارِ عمل کا یہ طریق لیگوس کی تاریخ میں خود بہت عجیب تھا۔ کیونکہ کبھی کسی جماعت یا تنظیم نے اپنا چرچ یا مسجد اس طرح تعمیر نہیں کی۔ اس لئے اسے بطور مثال دوسروں کے لئے پیش کیا جانے لگا۔

۲۔ نائیجیریا کے متعدد مقامات پر زیرِ تعمیر مساجد کی تکمیل یا نئی مساجد کی تعمیر کا پروگرام بڑی سُرعت سے شروع ہوا۔ چنانچہ اس چند سال کے عرصہ میں تقریباً دو درجن سے زائد مساجد مکمل ہوئیں یا تعمیر کے آخری مراحل تک پہنچ گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳- نارتھ کے علاقہ میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے خدا تعالیٰ نے نئی جماعتوں کے قیام اور استحکام کے سامان پیدا کر دیئے۔ چنانچہ نیجر سٹیٹ کے دارالخلافہ Minna اور کادونہ سٹیٹ کے دارالخلافہ کادونہ میں، اور پھر کفنچان میں مساجد تعمیر ہوئیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ان علاقوں میں احمدیت کے مستقل قیام کی صورت پیدا کر دی۔

۴- اسی عرصہ میں جماعت کے متعدد پروجیکٹس جو بعض وجوہ سے رُکے ہوئے تھے خدا تعالیٰ نے ان کی تکمیل کے غیر معمولی سامان پیدا کر دیئے۔ انہی ایام میں بکورو اور اجیبو اوڈے میں جماعت نے اپنے ہسپتالوں کی تعمیر کا کام مکمل کیا۔ کانو میں ہمارا سکول ۱۹۶۷ء سے قائم تھا مگر مستقل زمین حاصل نہ ہو سکی تھی۔ مگر مخالفت کے دوران نہ صرف باموقع زمین دستیاب ہوئی بلکہ گورنر کانو سٹیٹ نے اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس طرح جماعت کو مزید شہرت نصیب ہوئی اب سکول کی بیشتر عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے اور ایک بظاہر بنجر علاقہ اس سکول کی وجہ سے آباد اور سرسبز و شاداب ہو چکا ہے۔

۵- انہی ایام میں نہ صرف احمدیت نائیجیریا میں ترقی پذیر رہی بلکہ اپنی حدود سے نکل کر قریبی ممالک ری پبلک آف بنین اور نیجر ری پبلک میں پہنچ گئی۔ چنانچہ اس عرصہ میں بنین ملک کے دو اہم شہروں Cenine اور Portonovo میں مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔

۶- جماعت کو اپنا پریس خریدنے کی توفیق ملی جس کی وجہ سے لٹریچر کی اشاعت کا کام بڑی سرعت سے ترقی پذیر ہوا۔ متعدد لوکل زبانوں میں کتب کے تراجم ہوئے۔ جن میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے ہاؤسا ترجمہ کی اشاعت خاص طور پر قابلِ ذکر ہے

۷- قرآن مجید کے یوربا زبان میں ترجمہ اور اشاعت کا کام بڑا اہم اور بہت مشکل تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی اشاعت کی صورت پیدا فرما دی۔ اور اس اہم کارنامہ کی وجہ سے جماعت کی ساکھ میں اضافہ ہوا۔ اور پریس میں اس کا اظہار ہوا کہ یہ جماعت کی نہایت ہی شاندار علمی خدمت ہے۔ یہ ترجمہ اس قدر مقبول ہوا کہ ایک سال کے اندر ہی اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اور اب جماعت دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کے لئے انتظام کر رہی ہے

غرض ہر میدان اور ہر رنگ میں جماعت اس ابتلاء کے دَور میں ترقی کی طرف رواں دواں رہی۔ اور ہر طلوع ہونے والی صبح نے اس امر کی گواہی دی کہ یہ الٰہی جماعت ہے۔ جس کے لئے مخالفت کے طوفان اس کی مزید ترقی کے لئے کھاد کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے ساتھ ہی جماعت کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ بچھڑے ہوئے بھائیوں میں سے سنجیدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور صاحبِ فہم لوگوں کی ایک معقول تعداد جماعت
میں شامل ہوگئی۔ اس ابتلاء نے ان کی آنکھیں
کھول دیں۔ کہ اگر وہ احمدیت سے حقیقی طور پر
مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے خلافت
حقّہ سے وابستگی ضروری ہے۔ ورنہ ان کا علیحدہ
قیام ممکن نہیں ہے

اس سے قبل جماعت کو احمدیہ مسلم مشن
کا امتیازی نام اختیار کرنے کی ضرورت تھی۔
تاکہ احمدیہ موومنٹ سے اختلاط نہ ہو مگر اب بفضلہ
تعالیٰ احمدیت سے منسوب ہونے والی کمزور اور خلافت سے
الگ تنظیم تقریباً ختم ہو چکی ہے اور احمدیہ سے مراد صرف
ہماری جماعت ہے جو خلافت کے بابرکت سایہ کے نیچے
ہے اور ہر آن ترقیات سے ہمکنار ہے ؛

تقدیسِ افکار

جماعت احمدیہ کے معروف شاعر
جناب فیضؔ چنگوی کے کلام کا مجموعہ
۴۷ قومی نظموں
۱۰۸ غزلیات پر مشتمل
۳۲۰ صفحات کا دیدہ زیب مرقع
جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ کے ہر
کتب فروش سے دستیاب ہے۔

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارعایت خرید نے کیلئے ہماری خدمات حاصل
کریں اور دُعا فرمائیں۔

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر۔ ملک عبداللطیف مشکوہی مخدوم ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس و آبی رنگوں پر
خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

جناب قیس مینائی

ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برنگِ انوارِ احمدیت ہوا ظہورِ امامِ مہدی
بشکلِ اعجازِ عیسویت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

برس رہی ہے خدا کی رحمت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی
ترس رہی تھی نبیؐ کی امّت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

ہوئی ہے قائم دلیل و حجّت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی
کہ چاند سورج نے دی شہادت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

ستارہ و مدار بھی فلک پر نکل کے اب دے گیا گواہی
نبیٔ اکرمؐ کی ہے کرامت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

گھٹائیں ظلمت کی چھا رہی تھیں ہوئیں بدعت کی چل رہی تھیں
کیا خدا نے نزولِ رحمت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

نزولِ عیسیٰ ظہورِ مہدی ظہورِ مہدی نزولِ عیسیٰؑ
نزولِ عیسیٰ ہی درحقیقت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

ہنود، عیسائی اور مسلماں رہیں نہ اب منتظر کسی کے
کرشن طینت مسیح سیرت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

حقیقی مہدی تو مصطفےٰ ہیں جو ساری قوموں کے رہنما ہیں
برنگِ تجدیدِ مہدویت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

رسولِ اکرمؐ کے ظلِّ کامل شریعتِ مصطفےٰؐ کے حامل
بہ عکسِ آئینۂ نبوّت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

لو چھٹ گیا آج ابرِ ظلمت نکھر گیا جلوۂ ہدایت
نکھر گیا منصبِ امامت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

ہُوا ہے احیاءِ دینِ فطرت کہ وا ہے پھر آج بابِ نصرت
نبیؐ کی زندہ ہوئی شریعت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

شرابخانہ کھلا ہُوا ہے شرابِ عرفان بٹ رہی ہے
رہوں میں کیوں تشنۂ ہدایت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

چڑھی ہے کسرِ صلیب مینڈھے ہوئے ہیں سب تعزیے بھی ٹھنڈے
رہا نہ باقی نہ شرک و بدعت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

طلوعِ مغرب میں ہو کے سورج چمک چمک کر یہ کہہ رہا ہے
کہ روزِ روشن ہوئی صداقت ہوا ظہورِ امامِ مہدی

ہمالہ پربت کی چوٹیو تم گواہ رہنا بروزِ محشر
کہ قیسؔ نے دی ہمیں بشارت ہُوا ظہورِ امامِ مہدی

جناب آفتاب احمد صاحب البسمل

خلافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی اک نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت — مومن کے لئے عروۃِ وثقیٰ ہے خلافت
گرتی ہوئی ملّت کا سہارا ہے خلافت — حق یہ ہے نبوّت کا تتمّہ ہے خلافت
ہے نخلِ نبوّت تو ثمر اس کا خلافت
گر شمسِ نبوّت ہے قمر اس کا خلافت

اللہ کی نصرت ہے خلافت کی بدولت — تبلیغ میں وسعت ہے خلافت کی بدولت
اسلام کی شوکت ہے خلافت کی بدولت — ملّت میں جو وحدت ہے خلافت کی بدولت
اسلام ہے گر جسم تو جان اس کی خلافت
یہ لعل و جواہر ہے تو کان اس کی خلافت

مومن ہیں جو قرآن میں وعدہ ہے یہ اُن سے — ایمان کے ساتھ ان کے گر اعمال ہیں اچھے
اللہ نوازے گا انہیں فضل سے اپنے — اور دے گا خلافت انہیں خاص اپنے کرم سے
خوف اس کا مبدّل بہ اماں ہو کے رہے گا
زیر اُن کے لئے سارا جہاں ہو کے رہے گا

جب تک رہی اسلام میں موجود خلافت — دنیا میں مسلمان تھے باعزّت و عظمت
جس وقت چھنی ان سے یہ اللہ کی نعمت — عزّت رہی باقی نہ کوئی شان نہ شوکت
حاکم تھے مگر ہو گئے محکوم جہاں میں
مغلوب ہوئے ہو گئے مظلوم جہاں میں

اسلام کی تاریخ سے ملتی ہے شہادت — تکمیل کو جب پہنچ گیا عہدِ رسالتؐ
اللہ نے برپا کیا پھر دورِ خلافت — بوبکرؓ کے شانوں پہ پڑا بارِ قیادت
یکجہتیٔ ملّت ہوئی صدّیقؓ کے دم سے
اسلام کو شوکت ملی صدّیقؓ کے دم سے

بوبکرؓ کا جب دورِ خلافت ہُوا آخر — اللہ نے فاروقؓ کو پھر کر دیا ظاہر
ہر چار طرف غلبۂ اسلام کی خاطر — وہ دین کا خود آپ بنا حافظ و ناصر
تاریخی فتوحات ہوئیں عہدِ عمرؓ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا شرق میں کیا غرب میں کیا بحر میں کیا بر میں

بعد اس کے خلافت ہوئی عثمانؓ غنی کی — اس دور میں دیں کو ہوئی بھرپور ترقی
جب فتح مبیں دین کو اللہ نے بخشی — پیدا ہوئے ملت میں منافق بھی عدو بھی

ابلیس لعیں اپنی کمیں گاہ سے نکلا
اور مفسدوں کو قتل پہ عثمانؓ کے ابھارا

یہ شومئ قسمت تھی کہ نیرنگئ قدرت — عثمانؓ کو پینا ہی پڑا جامِ شہادت
یہ سانحہ دراصل تھا اس شے کی علامت — چھننے کو ہے مسلم سے اب انعامِ خلافت

شیرازۂ اسلام بکھرنے ہی لگا تھا
دانائئ حیدرؓ نے مگر اس کو سنبھالا

ہم کو یہ سبق دیتی ہے عثمانؓ کی شہادت — جاں دیدو مگر چھوڑو نہ دامانِ خلافت
لازم ہے بہرحال رہے دین سلامت — دنیا میں نہیں اس سے بڑی کوئی بھی نعمت

لازم ہے رہے یاد ہمیں اسوۂ عثمانؓ
پہلوں کی طرح ہم بھی نہ کھودیں کہیں ایماں

اب چوتھے خلیفہ ہوئے ابنِ ابی طالبؓ — ایسے میں چناؤ تھا یہی سب سے مناسب
خطرہ تھا نہ ہوجائیں منافق کہیں غالب — اسلام تھا نرغے میں ز اطراف و جوانب

لیکن بخدا تھی یہ خلافت ہی کی برکت
دشمن ہوئے ناکام ملی دین کو نصرت

کی پانچ برس حضرتِ حیدرؓ نے خلافت — جاں توڑ کے گو آپؓ نے کی دین کی خدمت
سازش میں تھے مصروف مگر دشمنِ ملت — در پردہ منافق بھی تھے سرگرمِ شرارت

شیطان کی یہ چال ہوئی کارگر آخر
اور قتلِ خلیفہ پہ عدو ہوگئے قادر

یہ صرف علیؓ ہی کی نہ تھی ایک شہادت — اس سے متأثر ہوا ہر شعبۂ ملت
توقیر گھٹی - کم ہوئی اسلام کی عظمت — اور چھن گئی مسلم سے خلافت کی بھی نعمت

رخصت جو خلافت ہوئی اب سلطنت آئی
روحانیت اب ختم ہوئی مادیت آئی

تاریخ بتاتی ہے کہ بعد اس کے مسلماں — رہنے لگے باہم دگر اب دست و گریباں

یکجہتی ہوئی ختم۔ ہوا نظم پریشاں مرکز پہ اکٹھے نہ ہوئے کسی عنواں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو اب بھی کئی ملک بڑے زیرِ نگیں تھے
تائیدِ خدا کے مگر آثار نہیں تھے

تیرہ سَو برس تک رہی قائم یہی حالت گھٹتی گئی اسلام کی خوشحالی و عظمت
بڑھتی گئی مسلم کی زبوں حالی و نکبت حتیٰ کہ نہ باقی رہا احساسِ ضلالت
امید کی ہر اک کلی مُرجھائی ہوئی تھی
اور یاس کی تاریک گھٹا چھائی ہوئی تھی

لیکن یہ خدائے دو جہاں کا تھا نوشتہ اسلام میں اک بار ہو پھر زندگی پیدا
اللہ نے آخر کیا اس وعدے کو ایفا اور بھیج دیا دنیا میں موعود مسیحاؑ
پھر کر دی عطا فضل سے اپنے وہی نعمت
یعنی کہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت

موعود مسیحاؑ نے براہینِ قوی سے ادیانِ مجازی کے اُڑا ڈالے پرخچے
اسلام کو غلبہ ہوا حاصل نئے سر سے ظلمت ہوئی کافور پھر اس نور کے آگے
آخر وہ مسیحاؑ بھی ہوا دہر سے رخصت
اور اپنی جماعت کو یہ کی اس نے وصیّت

رخصت کی گھڑی گرچہ بہت سخت رہیگی جانے سے مرے مومنوں کی جاں پہ بنے گی
تقدیر بہرحال ہے یہ ہو کے رہے گی پر غم نہ کرو قدرتِ ثانی بھی ملے گی
وہ قدرتِ ثانی کہ جو ہے دائمی نعمت
انعام خداوندی ہے نام اس کا خلافت

پس حسبِ وصیّت جو صحابہ میں تھا افضل اس قدرتِ ثانی کا بنا مظہرِ اوّل
وہ دین کا تھا نور۔ رہِ صدق میں اکمل اس دَور کا صدیقؓ تھا مومن تھا مکمل
گر غور کریں تھا یہی مفہومِ وصیّت
یہ قدرتِ ثانی ہے حقیقت میں خلافت

اس قدرتِ ثانی کی ہے کیا اصل حقیقت آیا ہے مراد "انجمن" اس سے کہ "خلافت"
اس مرسلِ ربّانی نے خود کی ہے وضاحت فرمایا ازل سے ہے یہ اللہ کی سنّت
دو قدرتیں ظاہر وہ کیا کرتا ہے اپنی

تم کو بھی دکھائے گا وہ اب قدرتِ ثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس قدرتِ ثانی کے مظاہر جو بنیں گے وہ نور سراپا ہیں سدا پھولیں پھلیں گے
وہ دین کی تبلیغ ہر اک سمت کریں گے اور خدمتِ اسلام میں مصروف رہیں گے

ان نوروں میں اک مصلح موعودؓ بھی ہوگا
وہ فضلِ عمر بھی ہے وہ محمودؓ بھی ہوگا

اس لفظِ "عمر" میں تھے یہ پوشیدہ معانی اس قدرتِ ثانی کا ہے وہ مظہرِ ثانی
جب ہوگئی اس طرح سے تعیینِ زمانی مومن کے لئے اک یہی کافی ہے نشانی

پس حضرتِ محمودؓ کی حقانی خلافت
تائید میں ہر طرح کی رکھتی ہے شہادت

اس مصلح موعودؓ کا مسعود زمانہ سن چودہ سے پینسٹھ تلک اس طرح سے گذرا
دنیا میں ہوا چار طرف دین کا چرچا اونچا ہوا ہر طرف محمدؐ کا پھریرا

قرآں کے تراجم ہوں کہ تعمیرِ مساجد
ہر لمحہ رہے پیشِ نظر دونوں مقاصد

آخر وہ پیارا ہوا اللہ کو پیارا دل ڈوب گئے ہو گیا اک زلزلہ برپا
ہر آنکھ تھی پُرنم۔ تھا ہر اک چہرہ بجھا سا اللہ نے لیکن دیا پھر ہم کو سہارا

وہ آپ جماعت کا بنا حافظ و ناصر
فضل اپنے سے خود دین کا ناصر کیا ظاہر

وہ دین کا ناصر میرا آقا میرا رہبر ہے قدرتِ ثانی کا بنا تیسرا مظہر
فرمایا جسے نافلہ حق نے وہی دلبر جو مصلح موعودؓ کا فرزند ہے اکبر

اللہ نے خلعت سے خلافت کے نوازا
ہر چار طرف شور ہوا صَلِّ عَلیٰ کا

اللہ ہمیشہ یہ خلافت رہے قائم احمدؐ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نورِ نبوت رہے قائم یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم

جب تک کہ خلافت کا یہ فیضان رہیگا
ہر دور میں ممتاز مسلمان رہے گا

احسن اسمٰعیل صاحب - گوجرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچے دیس بدیس

پہنچے دیس بدیس،
مبلّغ پہنچے دیس بدیس

دنیا میں اک ہادی آیا
جسے پاک نبیؐ فرمایا
دین کا پرچم پھر لہرایا
لے کر یہ سندیس
مبلّغ پہنچے دیس بدیس

اپنے وطن گھر بار کو چھوڑا
بیوی بچوں سے منہ موڑا
اک اللہ سے رشتہ جوڑا
چلے گئے پردیس
مبلّغ پہنچے دیس بدیس

حمد و ثنا سے دل گرمائے
سینے سے قرآن لگائے
راہِ دین میں جان لٹائے
بن گئے ہیں درویش
مبلّغ پہنچے دیس بدیس

تبلیغ اسلام کی خاطر
اپنے نیک انجام کی خاطر
اپنے وطن کے نام کی خاطر
بدلا ہے یہ بھیس
مبلّغ پہنچے دیس بدیس۔

ایک دن دل کی خلش آرامِ جاں ہو جائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از جناب عبدالمنّان ناہید)

زیرِ دامانِ مسیحائے زماں ہو جائیگی
زندگی گویا محیطِ بیکراں ہو جائیگی

ابرِ رحمت بن کے برسے گی گھٹا آلام کی
ایک دن دل کی خلش آرامِ جاں ہو جائیگی

دوستو! دردِ محبّت عام ہو جانے کو ہے
غمگسارو! اشامِ غم صبحِ جناں ہو جائیگی

آہِ مظلوماں سے جن کے کان ہیں نا آشنا
آخران تک بھی رسا میری فغاں ہو جائیگی

ظلم ہوگا تو مری آواز اُٹھے گی ضرور
بے زبانوں کی زباں میری زباں ہو جائیگی

کاوشِ محکوم کا محکوم پائے گا صلہ
خواہشِ خدمت مزاجِ حکمراں ہو جائیگی

اک نئی تحریم بخشی جائے گی انسان کو
اک نئی انسانیت زیبِ جہاں ہو جائیگی

محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
راولپنڈی

ولولہ دل میں ہے کچھ کام کریں کام کریں
خدمتِ خلق کریں خدمتِ اسلام کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرضئ مولا مقدّم ہو ہر اک خواہش سے
نفسِ وحشی و جفاکیش کو یوں رام کریں

مشعل نورِ یقیں لے کے بصد عظمتِ عشق
سینۂ عقلِ فسوں کار میں الہام کریں

توڑ دیں بتکدۂ دہر کے سب لات و منات
نعرۂ اللہ اکبر کی صدا عام کریں

پڑھ کے لاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ
کفر و شیطان کے ہر مکر کو ناکام کریں

احمدیّت کا عَلَم ہاتھ میں لے کر نکلیں
دیں کی تبلیغ بہر راہ بہر گام کریں

جذبۂ صدق سے ہر ایک کے دل کو موہ لیں
دُور اسلام سے تلوار کا الزام کریں

حُسن و احسانِ محمدؐ کا کریں ذکرِ جمیل
دن کریں۔ رات کریں۔ صبح کریں شام کریں

زندگی اپنی اسی کیف میں گذرے اشرفؔ
حُسنِ آغاز پئے خوبیٔ انجام کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی وفات

عبدالکریم قدسی۔ لاہور

غم و الم کے مہیب سایوں
نے ڈس لیا ہے
مہیب سائے
کہ جن کی ہیبت سے لرزہ طاری ہے
ہر بشر پر
مہیب سایوں نے ایک "خالد" ہڑپ کیا ہے
وہ ایک خالد
کہ جس نے رد کی بلائے تثلیث کی روانی
عجب دلائل کی وہ زرہ تھی
جسے پہن کر جہاں جہاں بھی جدھر جدھر بھی۔
سفر تھا کرتا
فتح ہمیشہ اسی کی ہوتی
وہ سپہ سالار جس کی یورش نہ روک پائے
مخالفین کے ہزار حربے
خدائے برتر
اُسے تو جنّت میں ایک اعلیٰ مقام دینا
ہمیں بھی توفیقِ صبر کے ساتھ
اس کا نعم البدل بھی دینا۔

آیا ہے بہار کا زمانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(عبدالرشید شیدا - گجراتی)

دل مستِ سرورِ حمدِ باری — ہونٹوں پہ درود کا ترانہ
چھایا ہے چمن پہ ابرِ رحمت — آیا ہے بہار کا زمانہ
ہر لمحہ دعائے ابنِ مریم — یہ دور ہے دورِ خسروانہ
دنیا میں نذیر ایک آیا — دنیا نے مگر نہ اس کو مانا
قدرت کی تجلیوں سے آخر — پابستۂ حق ہوا زمانہ
اسلام کا فتحیاب لشکر — ناصر کے جلو میں ہے روانہ
صد شکر سنی مرے خدا نے — بندوں کی دعائے عاجزانہ
گونجا ہے فضائے بحر و بر میں — توحید کا سرمدی ترانہ
پھر ارضِ بلال جگمگائی — بجتا ہے خوشی کا شادیانہ

پھولوں کی صباحتوں کا اب تو
کانٹوں کی زباں پہ ہے ترانہ

محمد صدیق امرت سری

گلشنِ انسانیّت کے پھول ہیں سارے حسیں

کیا ہی پیارے کتنے زرّیں ہیں یہ اسلامی اصُول
کاش سب اہلِ جہاں کر لیں انہیں دل سے قبول

ایک ہی خالق ہے اس دُنیا کا ربّ العالمیں
جس نے ہیں پیدا کئے یہ آسماں اور یہ زمیں

قادر و قیّوم رحمٰن و رحیم و کردگار
سننے والا ہے جو ہر دم اپنے بندوں کی پکار

اور دنیا میں خدا اس کے سوا کوئی نہیں
خالقِ ہر دو سرا اس کے سوا کوئی نہیں

گلشنِ انسانیت کے پھول ہیں سارے حسیں
آدمی کو آدمی پر کوئی فوقیّت نہیں

ذات و قومیّت نہ دولت سے ہے تفضیلِ بشر
اور نہ ہے رنگت بدن کی وجہِ تذلیلِ بشر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق تعالےٰ کی نظر میں ہے بشر اکرم وُہی
زُہد و تقویٰ میں بسر ہو جس کی ساری زندگی

پیشوایانِ مذاہب کا کریں سب احترام
سب مسلماں عزّت و اکرام سے لیں ان کا نام

ابتداء سے انبیاء ہر قوم میں آتے رہے
اپنی اپنی قوم کی اصلاح فرماتے رہے

ہر نبی کے صدق پر ایمان لانا فرض ہے
یہ حقیقت ساری دُنیا کو بتانا فرض ہے

بانیٔ اسلام حضرت خاتم الرسل الکرام
جو ہیں نبیوں کے شہنشاہ اور اماموں کے امام

بیکسوں کے ملجا و ماوٰی، شفیع المذنبیں
تا ابد تابندہ و زندہ رہے گا اُن کا دِیں

اب نبی ایسا نہیں آئے گا دنیا میں کبھی — آکے جو منسوخ کر دے کلمہ و شرعِ متیں
ہاں مگر ختم الرسل کی ذات میں ہو کر فنا — اور بن کر پرتوِ کامل انہیں کے نور کا
اُمّتی کو اب بھی ملتا ہے نبوّت کا مقام — حضرتِ احمدؐ محمدؐ کے ہیں ایسے ہی غلام
آئے ہیں وہ نوعِ انساں کی ہدایت کے لئے — شرعِ اسلامی کی تکمیلِ اشاعت کے لئے
خوب سمجھائی انہوں نے ہم کو یہ انمول بات — ہے فقط اسلام میں اب اہلِ دنیا کی نجات
وحیٔ ربّانی سے یہ مژدہ سنایا بار بار — پھر بدلنے کو ہے دن میں یہ شبِ تاریک و تار
غالب آئیگی جہاں میں احمدیّت دیکھنا — آنے والی ہے خدا کی خاص نصرت دیکھنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"
سر پہ ان قوموں کے ہوگا جلد اب قرآں کا تاج

مردِ مومن! غور سے سُن اب یہ فرمانِ رسولؐ — دل کسی کا بھی نہ ہو ہرگز ترے ہاتھوں ملول
کر سلوک ہر آن ویسا ہی ہر اک انسان سے — چاہتا ہے تُو کرے جیسا وہ تیری جان سے
خدمتِ خلقِ خدا ہر دم رہے پیشِ نظر — کوئی خود غرضی نہ ہو دل میں نہ حرصِ سیم و زر
صرف اپنوں ہی کے کام آنا کوئی خوبی نہیں — مردِ مومن سب کا ہوتا ہے مددگار و معیں
جب کسی انساں سے ہو جائے کوئی رنجش فضول — زائد از سہ روز نہ دے اس کو ہرگز او رطُول
بے سبب تم جنگ چھڑنے کی تمنّا مت کرو — دشمنانِ حق سے بھڑنے کی تمنّا مت کرو

ہاں مگر مُٹھ بھیڑ جب دشمن سے ہو جائے کبھی
پھر نہ پھیرو پیٹھ ہرگز خواہ جائے جان بھی

فیض چنگوی

مناسب ہے

جفاؤں پر وفاداری دکھانا ہی مناسب ہے
گزشتہ تلخیوں کو بھول جانا ہی مناسب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزاجِ گردشِ افلاک کے بھی کچھ تقاضے ہیں
ہمیں اسکے تقاضے مان جانا ہی مناسب ہے

خدا کی رحمتوں پہ شکریہ کے اشک بھر لانا
اور اُس کی قُدرتوں پہ مُسکرانا ہی مناسب ہے،

نہ مایوسی روا ہے اور نہ خوش فہمی پہ اِترانا
نہ رونا ہی مناسب ہے نہ گانا ہی مناسب ہے

جو روشن ہیں مبارک ہیں مقدّس ہیں غنیمت ہیں
چراغوں کو چراغوں سے جلانا ہی مناسب ہے

ہر اک ٹھوکر میں مضمر فیضؔ درسِ رہنمائی ہے
گئے ماضی سے مستقبل بنانا ہی مناسب ہے

عبدالرشید تبسم ایم-اے

شاہ پچھتائے بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ دل، اہلِ جنوں سے لوگ کترائے بہت
اس فلک پر چاند کم چمکے ہیں گہنائے بہت

کچھ فنا کی منزلیں تھیں، کچھ بقا کے مرحلے
یار کے در تک یہ مشکل تر مقام آئے بہت

بستی بستی گھوم کر دنیا میں میں حیراں ہوا
گم ہیں خود انسان، ہر انساں کے ہیں سائے بہت

لکھ کے ہر پتھر پہ نامِ مہرباں رکھتا گیا
عمر بھر یاروں نے مجھ پر سنگ برسائے بہت

میری کم فہمی کہ میں بیباک تر ہوتا گیا
"مصلحت" کے گر مجھے اپنوں نے سمجھائے بہت

آشیاں جن کو بنانا تھا بناتے ہی رہے
برق نے شعلے چمن پہ گرچہ برسائے بہت

شب کی تاریکی میں اپنا کارواں چلتا گیا
داغِ دل کی شکل سورج ہم نے چمکائے بہت

آج پھر حجرہ فقیہوں کا ہے تاریکی میں گم
آسماں سے توڑ کر تارے وہ کل لائے بہت

تخت اُلٹے، ہو گیا شہروں میں برپا انقلاب
کچھ فقیروں کو ستا کر شاہ پچھتائے بہت

وہ نہ ہاتھ آیا تبسم بندۂ آزاد تھا
مِل کے دنیا نے اگرچہ دام پھیلائے بہت

تبلیغ عام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار ❊ اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس ❊ وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ ❊ کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار
کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزا ❊ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے ❊ گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار
نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے ❊ تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند ❊ شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا ❊ میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار
اس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضلِ حق سے معجزات ❊ دیکھنے سے جن کے شیطاں بھی ہوا ہے دنگ سا
صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں ❊ اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد ❊ کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ ❊ مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا ❊ اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے ❊ چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا ❊ آ گیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو ❊ ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں ❊ اک نظر کر اس طرف تا کچھ نظر آوے بہار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح ❊ خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے ❊ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

ہر قسم کی
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰- منٹگمری روڈ - لاہور
فون ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ - لاہور
پر تشریف لائیں
ٹیلیفون ۶۲۶۱۸

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
ہاضمون (رجسٹرڈ)
معدہ - پیٹ اور آنتوں کی تمام
بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم
تیار کردہ
نصرت دواخانہ ہاضمون گولبازار - ربوہ

سونے و چاندی کے زیورات
نئے نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
فینسی گولڈ سمتھ
کو یاد رکھیں - نیز الیس اللہ بکاف عبدہ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور زیورات کی
خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
چوہدری لطیف احمد راجپوت - گولبازار - ربوہ

شاہی طبیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے
جاری شدہ مطب جسے محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے والد محترم

جناب حکیم نظام جان صاحب مرحوم نے

نصف صدی سے زائد عرصہ تک نبھایا

قبلہ محترم والد صاحب کی ہدایات کے مطابق یہ سلسلہ اب

مطب حکیم عبدالحمید

کی شکل میں

اپنی روایات کو قائم رکھنے، اللہ تعالیٰ کی دکھی مخلوق کی خدمت و ہمدردی
میں مصروف اور کوشاں ہے جہاں خود آکر بھی مشورہ کیا جا سکتا ہے اور

بذریعہ خط و کتابت

بھی مشورہ اور علاج کو اختیار کیا جا سکتا ہے

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ ٹیلیفون ۴۸۴۴